فریحہ شہباز علی

"آئین سالگرہ" میں ایڈیشن کے تمام مراحل سے گزرنے اور ہاتھے سے تعلق تمام ضروری کارروائیوں کو پورا کرتے ہی میں نے اسلام آباد کا قصد کیا تھا۔ اس دارالحکومت کی وجہ تسمیہ چند الماتھے۔ اب "آئین سالگرہ" میں ایڈیشن کی خوشخبری سنانے کے لیے میں نے انہیں فون کیا تو انہوں نے خوشی کا اظہار بھی کیا تھا مبارک باد بھی دی اور پوچھا بھی کہ میں ان سے کیا گفت و شنید کروں گی۔ مگر اس خوشی میں مجھے یہ کرم فرما خاتون اتنی ہوائی محسوس ہوا کرتی تھی۔

میرے غیر متعلقہ سوالات کرنے پر انہوں نے کسی قدر خفگی سے تو ٹوک کر کہا تھا۔

"میں مذاق نہیں کر رہے ہیں۔" "وہ میرا ماتھا خوبصورت کے لیے کافی تھی۔ مجھے یقین ہے یہ ہوا سے انہوں نے گردن بھی ایک طرف کرلی تھی۔ چہرے پر بھی بڑے افسوس ناک تاثرات تھے ان سے تو میں نے ایسا کوئی ذکر نہ کیا مگر اس وقت کر بیٹھی تھی۔ جیسے ہی ایڈیشن کا تمام کام مکمل ہوا مجھے فوراً چند الماتھے کے پاس اسلام آباد جانا ہے۔

چند الماتھے اہم اور بیرسٹر کے اکلوتے بیٹے ہیں۔ بچپن کے اکلوتے بیٹے اکثر بڑی منتوں مرادوں کے بعد پیدا ہوتے ہیں۔ کبھی کبھی ہمارے چند الماتھے پر بڑا ترس بھی آتا ہے۔ بچپن اکلوتا بھائی ہونا بھی کسی عذاب سے کم نہیں۔ ماں اور باپ کو تو خیر بچے کا شوق تھا ہی مگر ان کی بہنیں بھی بھائی کے لیے بری طرح مچلا کرتی تھیں۔ آخر کار قدرت ماں پر مہربان ہو گئی اور حسن بخش چند الماتھے اس دنیائے رنگ و بو میں تشریف لے آئے۔

11 سال بیٹے کی پیدائش کے دو سال بعد ہی چل بسے تھے۔ بھائی اور تمام بہنوں نے انہیں کبھی بھی کوئی کمی محسوس نہ ہونے دی۔ سب بہنوں کو بھائی سے بے حد اسے نہلانے اور سجانے سنوارنے کا شوق تھا۔ ہمارے چند الماتھے کو دن میں چھ دفعہ نہلایا جاتا اور چھ سب بہنیں اپنا اپنا شوق پورا کرتیں۔ بڑے ہونے مسائل بھی بڑے ہو گئے۔ ایک بہن کا دل چاہتا تھا

بھائی ڈاکٹر بنے تو دوسری بھائی کو انجینئر بنانا چاہتی تھی۔ ایک سول سروس میں تو دوسری آرمی میں۔ ایک بات تو ایک آرکیٹیکٹ۔ بے چارے چندا ماما کریں تو کیا کریں۔ بڑی مشکلوں سے بہنیں اس بات پر متفق ہوئی تھیں کہ ماما کو سول سروس میں جانا چاہیے مگر یہاں بابی نے نکتہ اعتراض اٹھایا۔ بابا جان کی دیرینہ خواہش کا ذکر کیا کہ وہ بیٹے کو ڈاکٹر بنانا چاہتے تھے۔

خیر صاحب اس مسئلے کا حل یوں نکلا کہ ماما نے پہلے ڈی ایم سی سے ایم بی بی ایس کی ڈگری لی اور پھر اس کے بعد ہی ایس ایس کا امتحان دیا۔ چندا ماما کا سی ایس پی آفیسر بننا جہاں ان کی بہنوں کے لیے خوشی کا باعث تھا وہیں ان کے تمام بھانجے بھانجیوں کے لیے بھی باعث فخر تھا۔ آج کل وہ اسلام آباد میں پوسٹڈ تھے۔ سب کے دل ان کی دوری پر بے چین رہا کرتے۔ ممی اور خالائیں انہیں فون کر کے اپنی بے چینی اور بے تابی کا احوال سناتیں تو وہ بڑی بے نیازی سے کہتے۔

"آپ ہی لوگوں کو شوق تھا کہ ہمارا بھائی سول سروس میں جائے۔ اب برداشت کریں۔"

ویسے تو چندا ماما کی اپنے تمام بھانجے بھانجیوں سے دوستی تھی مگر میری بات الگ تھی۔ میرے اور ان کے درمیان ایک عجیب سی کیمیو نیکیشن تھی۔ وہ مجھ سے اپنی پریشانی کا اظہار نہ بھی کریں۔ مجھے نہ بھی بتائیں کہ وہ اداس ہیں مگر میں فوراً سمجھ جاؤں گی اور پھر ان کے پیچھے لگ کر جب تک ان سے ساری بات اگلوا نہ لوں مجھے چین نہیں آئے گا۔ یہی حال چندا ماما کا تھا۔ وہ میرے کہے بغیر میری ہر بات سمجھ لیا کرتے تھے۔ ہم دونوں ماموں بھانجی سے زیادہ ایک دوسرے کے دوست تھے۔ چندا ماما مجھ سے پورے آٹھ سال بڑے تھے۔ [illegible] اپنے ماموں کو چندا ماما کیوں کہتی ہوں' بھئی اس چندا ماما کی وجہ وہی مشہور [illegible] کو چندا ماما کی کہانیاں کیوں سناتی ہیں۔ چندا چاچا یا چندا ماما کی کیوں نہیں۔ خاتمہ۔ آپ نے بھی یقیناً یہ بات سن رکھی ہو

گی کیونکہ یہ بات اب ایک کہاوت بن چکی ہے۔ "چندا ماما دور کے بڑے پکانے میں اور لوگ انہیں چندا ماما کہنے لگے تھے۔

اپنے ایڈمیشن کا اہم مرحلہ مکمل ہو جانے تک ماما نے کئی مشکلوں سے گزارا۔ یہ میرا دل ہی جانتا ہے ورنہ دل تو یہ چاہ رہا تھا کہ اڑ کر چندا ماما کے پاس پہنچ جاؤں۔ مگر یہاں مسئلہ کیریئر کا اور پروفیشن کا تھا۔ پروفیشن بھی کون سا۔ اختیار کرنے کے لیے میں نے دن رات ایک کر کے محنت کی۔ این ای ڈی میں ایڈمیشن میرے لیے زندگی اور موت کا مسئلہ تھا۔ میں نے خوب دل لگا کر پڑھا' بے انتہا محنت کی۔ ہوا یوں کہ آنے سے پہلے ایک انسٹی ٹیوٹ جوائن کر لیا جہاں سے میں نے داخلہ ٹیسٹ کی تیاری کی۔ خوب دل لگا کر نمازیں پڑھیں' دعائیں مانگیں۔ مجھے تسبیح ہاتھ میں لیے وظیفہ پڑھتے دیکھ کر رضا کمبخت کھڑکی سے بھانکتا۔

"اوہو اللہ میاں کو رشوت دی جا رہی ہے۔ لگتا ہے اللہ میاں ایسے مطلبی لوگوں کی دعائیں قبول نہیں کرتے۔" وہ میرا دل جلاتا۔

سب کو پتا تھا مجھے این ای ڈی میں داخلہ لینے کا کس قدر کریز ہے۔ این ای ڈی میرا جنون ہے اگر میرا ایڈمیشن نہ ہوا تو میں پتا نہیں کیا کر بیٹھوں گی۔ جس روز میرٹ لسٹ لگنا تھی اس سے ایک دن پہلے میری حالت غیر تھی۔ دل کی دھڑکن معمول سے کہیں تیز اور ہاتھ پاؤں بالکل ٹھنڈے برف۔ مجھ سے پریشانی میں کھانا بھی نہیں کھایا گیا تھا۔ ممی اور ڈیڈی نے کتنا سمجھایا "تم نے خوب محنت کی اب نتیجہ اللہ پر چھوڑ دو۔ اللہ جو کرے گا وہ بہتر ہوگا۔ کیوں خود کو ہلکان کر رہی ہو۔"

مگر کوئی نصیحت میرے اضطراب کو کم نہ کر پائی تھی۔ ہر لمحہ بس یہی دھڑکا کہ اگر میرا ایڈمیشن نہ ہوا تو کیا ہوگا۔ رات میں رضا کو اپنے کمرے میں دیکھ کر مجھے کافی حیرت ہوئی تھی۔

"یہ لو' میں تمہارے لیے لایا ہوں۔" میری حیرت

کے جواب میں اس نے ایک خاکی لفافہ میرے ہاتھ میں پکڑایا تھا۔ میں نے کھولا تو اس میں نیند کی گولیوں کی پوری شیٹ تھی۔

"یہ کیا ہے؟"

"یہ تمہیں آج رات بہت کام آئیں گی۔ تمہیں کل پریشانی میں نیند نہیں آنی تھی۔ میں نے سوچا کل پریشانی میں یہ تمہیں مل سکتی ہیں۔ چلو میں اپنی نماز اسٹے حل کر لوں۔" اس کی حرکت پر میں کھل کر رو دی تھی۔

"دفع کرو ان گولیوں کو۔ میرے دشمنوں کے مرنے کی خبر آئے گی۔ میری خوشیوں سے جلنے والوں کے سینوں پر سانپ لوٹیں گے انشاء اللہ۔"

اپنے دل کی کیفیت سے قطع نظر میں نے اسے جواب دیا تھا۔ اسی وقت کمرے کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوئی تو وہ اسے آنکھ مار کر

"یار ایمرجنسی اور زردہ کھائے کتنے دن ہو گئے۔"

اس کی بات کا مطلب سمجھتے ہوئے ہنس پڑی تھی جبکہ میرا غم و غصے سے برا حال تھا۔ منحوس اگنی میری ممی کو اس کر رہا ہے۔ کوئی گھڑی قبولیت کی بھی

"رضا تم فوراً سے پیشتر یہاں سے دفع ہو جاؤ ورنہ تمہارا سر پھاڑ دوں گی۔" مجھ سے اس کی اذیت برداشت نہ ہو رہی تھی۔ دل تو وہ میرا جلا ہی رہا تھا اس لیے بڑے اطمینان سے باہر چلا گیا تھا۔

"ہا نہیں کتنے شیطان مرے ہوں گے تب یہ پیدا ہوا ہوگا۔ تم تو ابلیسی صفات ہیں اس میں میرے لیے نیند کی گولیاں لایا ہے۔" میں نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی شیٹ اور پھینک دی تھیں۔

ساری رات پریشانی میں مجھے نیند نہیں آئی تھی۔ کبھی اس طرف کروٹ بدلتی کبھی اس طرف مجھے تہجد کی نماز پڑھتے دیکھ کر ڈیڈی جو روزانہ ہی تہجد کے وقت بیدار ہو جایا کرتے تھے بے اختیار ہنس پڑے۔ میرے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے بولے۔

"گڈ لک انشاء اللہ میری بیٹی کا ہو جائے گا مگر اس کے بعد بھی نماز نہیں چھوڑنی ہے۔ تہجد کی نماز تو خیر فرائض میں شامل نہیں مگر پانچ وقت کی نماز پابندی سے پڑھنی ہے۔ ٹھیک ہے؟"

میں نے ان کی بات پر کچھ شرمندگی کے عالم میں گردن ہلا دی تھی۔ مجھ سے چھوٹے بہن بھائی نماز پابندی سے پڑھتے تھے مگر میں اکثر نماز میں ڈنڈی مارا کرتی تھی۔ خاص طور پر فجر اور عشاء کی نمازوں میں۔ فجر کی نماز میں سوتے سے اٹھنا مشکل لگتا تھا اور عشاء کی نماز لمبی بہت لگتی تھی۔ میں نے اسی وقت دل میں عہد کیا اب پانچوں نمازیں پابندی سے پڑھا کروں گی۔

ناشتے کی میز پر ممی کے بہت پیچھے لگنے پر میں نے نوٹ حلق سے اتارا تھا۔ ڈیڈی کو آفس پہنچنے کی جلدی تھی۔

"خوش رہو بیٹا! تم ایسا کرنا رضا کے ساتھ جا کر لسٹ دیکھ آنا۔"

وہ بریف کیس اٹھا کر ٹائی کی ناٹ درست کرتے ہوئے بولے تھے۔ جب سے ممی نے ڈرائیور کو نکالا تھا' کہیں بھی آنے جانے کی بہت پریشانی ہو گئی تھی۔ بلال ابھی صرف پندرہ سال کا تھا مگر وہ ممی ڈیڈی سے چوری چھپے گاڑی چلانے لگا تھا مگر میں اس کے ساتھ یونیورسٹی بہرحال نہیں جا سکتی تھی۔ رضا کے ساتھ جانے پر میں بالکل تیار نہ تھی مگر اس وقت کوئی اور دستیاب بھی نہ تھا اور پھر ممی کے بقول۔

"وہ خود وہیں پڑھتا ہے۔ وہ تمہاری بہتر رہنمائی کر سکے گا۔" اور میں ممی کو کیا بتاتی کہ وہ آپ کی لاڈلی کی کیا رہنمائی کرے گا۔ وہ تو میرے سوئم کا زردہ بریانی کھانے کی آس میں دن گن گن کر گزار رہا ہے۔

رضا کے برابر گاڑی میں بیٹھی میں زارا کے بتائے ہوئے وظیفے کا ورد کرنا چاہتی تھی' مگر اس نے فل والیوم میں "جنون" کو لگایا ہوا تھا۔

"بند کرو رضا اسے۔" جب اس نے پانچویں دفعہ بھی میرے احتجاج کو کوئی اہمیت نہ دی تو میں نے غصے میں آ کر کیسٹ نکال کر گاڑی سے باہر پھینک دیا تھا۔

"یہ کیا کیا۔ میرے تیس روپوں کا نقصان کر دیا۔ اب نیا کیسٹ میں تم سے ہی وصول کروں گا۔"

UrduPhoto.com

اس کی دھمکیوں کو خاطر میں لائے بغیر میں اپنا وظیفہ پڑھنا شروع کر چکی تھی۔ یونیورسٹی کے مین گیٹ کے باہر لسٹ لگی ہوئی تھی اور اسٹوڈنٹس کا جم غفیر وہاں جمع تھا۔ لڑکیاں لڑکے ان کے والدین ہر طرف سری سر نظر آ رہے تھے۔ میں اور رضا بھی اژدحام کے اس مجمع میں شامل ہو گئے تھے۔ بسم اللہ پڑھ کر میں نے لسٹ پر نظریں دوڑانی شروع کی تھیں۔

"رضا! میرا نام نظر نہیں آ رہا۔" میں نے اپنے پیچھے کھڑے رضا سے روہانسی آواز میں کہا تھا۔ وہ مجھ سے پورے سات انچ لمبا تھا اس لیے میرے پیچھے کھڑے ہو کر بھی وہ آرام سے لسٹ دیکھ سکتا تھا۔

"ہو چیز ہو گی ہی نہیں' وہ نظر کیسے آئے گی۔" وہ سنجیدگی سے بولا تھا۔

میری حالت اتنی غیر تھی کہ اسے جواب میں کچھ بھی نہیں کہہ پائی۔ آنسو بس کسی بھی لمحے بہنا شروع ہونے والے تھے۔ "یہ لو Magnifying Glass (میگنیفائنگ گلاس) سے ایک دفعہ پھر چیک کر لو تاکہ شک کی کوئی گنجائش نہ رہے۔ میں اسی لیے یہ ساتھ لے آیا تھا۔"

اس نے اپنی بیگ کی جیکٹ کی پاکٹ سے Magnifying Glass نکالتے ہوئے کہا تھا۔

"لیکن کوئی۔ اگر آپ لسٹ دیکھ چکی ہیں تو پلیز ذرا سائیڈ میں ہو جائیں کہیں بھی لسٹ دیکھنی ہے۔"

میرے دائیں جانب کھڑی تین لڑکیوں کے گروپ میں سے ایک بولی تھی۔ انہیں جگہ دینے کے لیے میں ہٹنے ہی والی تھی کہ اچانک لسٹ کے سب سے آخر میں اپنے رول نمبر پر نظر پڑی۔

"رضا! رضا! دیکھو میرا نام ہے۔ رضا! میرا نام لسٹ میں آ گیا۔ رضا! دیکھو میرا ایڈمیشن ہو گیا۔"

[illegible] آس پاس کھڑے لوگوں نے [illegible] میرا بس نہیں چل رہا تھا کہ [illegible] خوشی سے پاگل ہونے کے [illegible]

ہیں میری سمجھ میں اس روز آیا تھا کہ رضا کیوں بڑے مارجل تھے۔ واپسی میں اسے گاڑی نکالنے کے لیے لے جاتے دیکھ کر میں حیرت سے بولی۔

"کہاں جا رہے ہو؟" ہمارا گھر گلشن میں جہاں سنٹر سے بازار لگتا ہے۔ یونیورسٹی سے گھر ہوتے ہوئے ہم وہیں سے زین کیا کرتے تھے۔ وہ میرے سوال کے جواب میں کچھ نہ بولا تھا۔

اس نے گاڑی نیپا کے راؤنڈ اباؤٹ سے موڑ کے ایف سی پر لا کر روکی اور بولا "بھوک لگ رہی ہے چلو کچھ کھاتے ہیں۔" میں سر ہلاتے ہوئے گاڑی سے اتر گئی تھی۔ سچ تو کم ہو رہا تھا اور کے ایف سی کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ زیادہ تعداد کراچی یونیورسٹی اور ایس ایم کالج کے بچے بچیوں کی تھی۔ ہر میز پر گروپس میں راؤنڈ کی باتیں کرتے ہوئے جوڑے نظر آ رہے تھے۔ کیونکہ نیپا کے ایک طرف گلشن چورنگی تک اور دوسری طرف حسن اسکوائر تک تمام فاسٹ فوڈ ریسٹورنٹس اور آئس کریم پارلرز ان ہی بچے بچیوں کی وجہ سے آباد ہیں۔ کاؤنٹر پر کھڑے ہو کر رضا نے اپنی پسند کی تمام چیزوں کا آرڈر کیا اور مجھ سے بھی میری پوچھی' میں نے بے دریغ زنگر برگر' چکن' عربین رائس وغیرہ کا آرڈر دے دیا تھا۔

ہوش تو میرے اس وقت اڑے جب کاؤنٹر پر کھڑی خوش شکل لڑکی کے سامنے رضا نے مجھ سے پے منٹ کرنے کے لیے کہا۔ صورت حال ایسی تھی کہ میں انکار کر ہی نہیں سکتی تھی۔ ناچار دل پر بھاری پتھر رکھے ہوئے میں نے بیگ سے والٹ نکالا اور ساڑھے چار سو روپے بل ادا کیا۔

"تمہارا ایڈمیشن ہوا ہے۔ اس خوشی میں مجھے ٹریٹ تو ملنی ہی چاہیے تھی۔" وہ مرغ کی ٹانگ کھاتا ہوا بڑے اطمینان سے بولا تھا۔ میرا غصے سے برا حال تھا۔ اپنے پیسے خرچ ہو جانے پر جتنا بھی افسوس کرتی کم تھا۔ کل ہی تو امی نے کپڑے بنانے کے لیے مجھے ہزار روپے دیے تھے ان میں سے ساڑھے چار سو تو خرچ ہو گئے۔ اسے خوب اچھی طرح پیٹ بھر کر کھانا

تھا۔ تب ہی تو صیغی کلمات نکل رہے تھے اور میں گومگو مشکل والی کیفیت میں گھری ہوئی تھی۔

"لیڈیز اینڈ جنٹلمین' خواتین و حضرات! ابھی میری بات پوری نہیں ہوئی ہے۔" اس نے ڈرامائی انداز میں کہا تھا اور سب لوگ ایک دم خاموش ہو کر اسٹیج کی طرف دیکھنے لگے تھے۔

"میرٹ لسٹ میں پہلا نام تو ہے مگر نیچے سے' میرا مطلب ہے کہ اگر میرٹ لسٹ نیچے سے پڑھی جائے تو پہلے سلمان کا پہلا نمبر ہے۔"

یہ تھا میری خوشی کو غارت کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔ میری آنکھیں یک دم بھر آئی تھیں۔ اپنے ساڑھے چار سو ساڑھے چار ہزار نظر آنے لگے تھے۔

بشیر بدر

کی نئی غزلوں کا نیا مجموعہ

آس

شائع ہو گیا ہے

خوبصورت سرورق ● مضبوط جلد

آفسٹ چھپائی ● کمپیوٹر کمپوزنگ

قیمت -/120 روپے

آج ہی قریبی بکسٹال سے

طلب فرمائیں

سول ایجنٹ:

مکتبہ عمران ڈائجسٹ

37، اردو بازار کراچی

فون: 2216361

UrduPhoto.com

تھی کرنے کی کوشش کیا کرتی تھی
میں بھی ہوں میں نے
کھا رہا ہے میں بھی کہاں
سے بھی کہیں جاتی تھی مگر سال
آنٹی لوگوں کی فیملی شوہاء سے
آباد تھی۔ ان لوگوں کے ساتھ ہمارے
اور بہت قریبی تعلقات تھے کہ ہمارے
ان لوگوں کو ہمارا رشتے دار سمجھا کرتے تھے
اور ہمارے بیچ کوئی تکلف کوئی غیریت نہیں تھی
لوگ بلا تکلف ایک دوسرے کے گھر جایا
تھے۔ انکل کا اپنا بزنس تھا جس میں معصو
مدد کرایا کرتے تھے۔ معصو بھائی اور رجاء
شادیوں میں ہم لوگ اس طرح شریک ہوتے
جیسے یہ ہمارے اپنے گھر کی شادی ہو۔ میری
آنٹی اور ثوبیہ بھابھی سے بہت بنتی تھی اور ان
منحل کیوٹ سا بیٹا مولی تو بڑا فیورٹ تھا
گھرانے میں رضا و قاص پتا نہیں کہاں سے
ہر دم میراطل جلانے کو تیار انتہائی بے
اور رجاء آپی جتنے اچھے اور اچھی طبیعت کے
وہ اتنا ہی بدتمیز اور جنگلی۔

انٹرویو اور میڈیکل کے مراحل سے بھی میں
گزر گئی اور ایڈمیشن فیس بھی جمع کروادی گئی
میرا ایڈمیشن مکمل ہو گیا تو میں نے اپنی الماری
سب سے چھپا کر رکھا ہوا این۔ ای۔ ڈی کا اسٹیکر
نکالا۔ یہ اسٹیکر جب میں ایڈمیشن فارم لینے گئی تھی
ہی بک شاپ سے خرید لیا تھا مگر دکھایا کسی کو
تھا۔ خوامخواہ بعد میں مذاق نہ بنے یہ سوچ کر میں
سب سے چھپا لیا تھا۔ مگر اب تو مذاق اڑنے کا سوال ہی
نہیں تھا میں بڑے فخر کے ساتھ یہ اسٹیکر اپنی گاڑی
کے پیچھے لگا سکتی تھی۔

میں پورچ میں آکر بڑے پیار سے گاڑی کے پیچھے
اسٹیکر لگا رہی تھی جب رضا کی آواز سنائی دی۔

"او تجھے کو ملا تیتر۔" جب تک میں نے سر اٹھا کر
دیکھا وہ آگے بڑھ چکا تھا۔ مگر اس کی پیٹھ میں دیکھ چکی

تھی میں نے رضا کی طرف دیکھا تو وہ بھی مسکرا رہا تھا۔ میں نے
چڑ کر اسٹیکر اتارنا چاہا تو رضا نے ہاتھ پکڑ لیا۔

"واقعی بجو! آپ نے بچے سے ٹاپ کیا ہے۔ تب
بھی بات تو کمال کی ہی ہے۔ ٹاپ تو ٹاپ ہے چاہے
اوپر سے کیا جائے چاہے نیچے سے۔"

بلال شرارت سے بولا تھا۔ باقی سب سن بھائی بھی
منہ چھپا کر مسکراہٹ روکنے کی کوشش کر رہے تھے۔
عفت آنٹی کی نظر میری رونی شکل پر پڑی تو وہ
فسانئی نگاہوں سے رضا کی طرف دیکھتے ہوئے بولیں۔

"رضائی ہیو یور سیلف۔"

میں اپنے آنسو سب سے چھپاتی اندر کمرے میں
چلی گئی تھی مگر فوراً ہی ندا' روا' بلال' موس' علو'
فیضی' ممی اور عفت آنٹی میرے پیچھے پیچھے اندر چلے
آئے تھے۔ تھوڑی ہی دیر میں سب میرا موڈ بحال
کرنے میں کامیاب ہو چکے تھے۔ اس بدتمیزی کی وجہ
سے میں اپنی خوشی کو ڈھنگ سے سیلیبریٹ نہیں کر
پا رہی۔ یہ خیال آتے ہی میں نے اپنے اور اس کی
بھوس پر دس دفعہ لعنت بھیجی اور خوشی خوشی ڈیڈی'
چندا مامانی اور اپنی تمام فرینڈز کو فون کھڑکانے بیٹھ
گئی۔

ممی نے ہمارے محلے میں مٹھائی تقسیم کروائی'
ڈیڈی رات میں ہمیں "سی ویو" لے گئے اور ہم نے
ڈنر بھی باہر کیا۔ یوں وہ دن میری اب تک کی زندگی کا
یادگار ترین دن بن گیا۔

این ای ڈی جانے کا شوق بھی مجھے رضا ہی کو دیکھ کر
ہوا تھا۔ وہ وہاں سے کمپیوٹر انجینئرنگ کر رہا تھا۔ تھرڈ
ایئر کا امتحان دے کر وہ ابھی حال ہی میں فائنل ایئر میں
آیا تھا۔ وہ شروع ہی سے پڑھائی میں بہت اچھا تھا اور
این ای ڈی میں ایڈمیشن کے وقت اس کا میرٹ لسٹ
میں پہلا نمبر تھا اور اس بات پر وہ بہت اترایا بھی کرتا
تھا۔ [illegible] ای۔ این کا اسٹیکر
ہاتھوں میں این۔ ای۔ ڈی کی نوٹ بکس اور فائلز دیکھ
کر میں [illegible] میں شامل ہوا تھا۔
پتا نہیں کیوں میں شروع ہی سے ہر معاملے میں رضا کی

UrduPhoto.com

مولی کو گود میں لے کر بہلا رہا تھا
[illegible] کر رہا ہو گا اور رضا اسے نہیں
[illegible] میرے سر سے پیر تک چکر مکمل کر
لیا تو میں اپنے کام سے فارغ
ہو کر ایک بھری نظر گاڑی پر ڈالتے ہوئے اندر
آ گئی۔ تبھی باہر سے اس کی آواز آئی۔

"اب کی دفعہ میں نے اسے فرار ہونے کا موقع نہ دیا
تھا اسے کوالیفائی کر کے دکھایا ہے۔"

اب کی بار وہ اور فرتوں کی طرح کمر پر ہاتھ رکھ کر چلائی۔ "کیا
اور لڑا عورتوں کی طرح کر رہے ہو۔"

"تو دوبارہ واپس مڑ کر کیا تھا پلٹا اور بڑی معصومیت
سے ہیلمٹ کی طرف دیکھتے ہوئے بولا۔

"یہ مولی میں مولی کو ہیلمٹ سکھا رہا ہوں۔"

"بچہ نہیں میں مولی کو ہیلمٹ سے اٹھا کر کوئی دانی چھڑاس
میرا اول چانس ہیں۔"

"خوب سمجھتی ہوں میں تمہاری مکاریاں۔" میں
غصے سے چیختے ہوئے کہا تھا۔

"پتا نہیں اس میں اتنا برا ماننے والی کیا بات ہے۔ اہل
زبان تو بات کا مطلب اردو بولنے میں فخر محسوس کرتے
ہیں۔"

وہ مولی کے سر میں ہیلمٹ ڈالتے ہوئے مسکرایا
تھا۔ اس کی مسکراہٹ مجھے کتنی زہر لگ
رہی تھی یہ میں ہی جانتی تھی۔

"تم نہیں سمجھو گے ہمارے محاورے میری شکل دیکھ کر کیوں
بدلتے ہیں۔" میں غصے سے چلائی تھی۔

"مشکل شکل ہائے اردو سے مشکل ہے نا اس
لیے وہ میراطل جلاتا ہوا مولی کو لیے جست کرتے
ہوئے گھر کی طرف بھاگا تھا۔ کتنی دیر تک مٹھیاں بھینچے
میں کھڑی کھولتی رہی تھی۔ صرف میراطل جلوا لو
کہہ کر مجھے چڑا گیا تھا اس روز بھی وہ جان کر خاموش
ہوا تھا۔ میری بہت ساری بات سے لطف اندوز ہو رہا تھا۔
رضا نے میرا چہرہ پہلے ہی دیکھ لیا تھا۔

♥ ♡ ♡ ♥

رضا نے ہونے کا فیصلہ تو میں پہلے ہی کر چکی تھی

نے بڑے میاں اور کتے کو نظر انداز کر کے اس کی بلائی کا از سر نو جائزہ لیا۔ چندا ماما لگ تو نہیں رہے تھے اس پہ۔ نہیں پہ۔ اس کے چہرے پر حسن کے ساتھ ساتھ سادگی اور معصومیت بھی تھی۔ سر جھکا کر بڑے پیارے انداز میں بڑے میاں کے ساتھ چل رہی تھی۔ یہ لمبی گھنوں کو چھوتی ہوئی سنہری چوٹیاں وہ مشرقی حسن کا بیحد جانا پہچانا نمونہ تھی۔

"فکر مت کریں چندا ماما! ابھی آپ کی بھانجی زندہ ہے۔ میں انشاء اللہ آپ کا مسئلہ حل کرا کر ہی جاؤں گی۔"

مجھے پورا یقین تھا۔ چندا ماما کی اس یک طرفہ لو اسٹوری میں ولن کا کردار وہ فرانٹ لیا جان ادا کر رہے ہوں گے۔ وہ بے چاری ان کے ساتھ تھی کسی ہوئی تھی جیسے کسی جادو کی قید میں ہو۔ مجھے اس کے چہرے کے پاپل رحم تاثرات یاد آ رہے تھے۔

اگلے روز چندا ماما کے آفس چلے جانے کے بعد میں نے ورلڈ پر حاضری دی تو سگ سگی نے اپنی خوفناک اور خطرناک توانائی سے میرا استقبال کیا۔ وہ یوں بھونک رہا تھا جیسے ابھی میرا قیمہ بنا کے رکھ دے گا۔ چوکیدار نے کتے کو ڈانٹ کر خاموش کرایا اور مجھے اندر آنے کے لیے کہا تو ان میں باتوں باتوں میں فرانٹ انکل نے مجھے روک لیا۔

"کس سے ملنا ہے؟"

"کیوں ملنا ہے؟"

"میں کون ہوں؟"

"کہاں سے آئی ہوں؟"

ایسا لگ رہا تھا جیسے بارڈر کراس کرتے ہوئے بھارتی فوجیوں نے مجھے رنگے ہاتھوں پکڑ لیا ہے اور اب دشمن ملک کی سرحد غیر قانونی طور پر کراس کرنے کے جرم میں مجھ سے پوچھ گچھ کر رہے ہیں۔

میں نے بے بسی سے ہونٹ کاٹتے ہوئے [illegible] لے آئیں تب میری جان چھوٹی۔

"اچھا اماما! آپ بری بلکہ بچنے یہ فرانٹ انکل واقعی ولن ہیں۔"

میں نے دل میں سوچا تھا۔ خاتون اس (بہو بیٹی) بازین' چاند چہرہ' ستارہ آنکھوں اور دراز زلفوں والی حسینہ کی والدہ ماجدہ تھیں۔ مجھ سے بڑے پرتپاک انداز میں اور بے حد محبت سے ملیں تو میرے دل کو ایک طرف سے اطمینان ہوا چلو کم از کم والدہ تو انسانوں کے قبیلے سے تعلق رکھتی ہیں۔ فرانٹ انکل ریٹائرڈ بیوروکریٹ تھے اور ریٹائرمنٹ کے بعد سے اب اپنا سارا وقت گھر پر باغبانی کرتے ہوئے یا پھر اسٹڈی میں کتابیں پڑھتے ہوئے گزارا کرتے تھے۔ ہم لوگوں کی باتوں کی آوازیں سن کر وہ خود ہی اندر سے آ گئی تھی۔ دور سے دیکھنے میں وہ جتنی خوبصورت لگی تھی قریب سے اس سے بھی کہیں زیادہ حسین تھی۔

میں نے سرسری نگاہوں سے اس کا ہر ہر زاویہ سے بغور جائزہ لے کر اسے پاس دے دیا تھا۔ نام بھی اس کا بیحد پیارا تھا گل رخ۔ سائیکالوجی میں ماسٹرز کر رہی تھی۔ اپنے والدین کی اکلوتی اولاد۔ میں نے اس کے اکلوتے ہونے پر بڑے رشک سے اس کی طرف دیکھا تھا۔ کتنا شوق تھا مجھے اکلوتا ہونے کا' مگر اپنے سے چھوٹے چھ عدد بہن بھائی میرے اس شوق کی راہ میں عرصہ دراز سے حائل تھے۔ کسی بھی معقول قسم کے افسانے' ناول یا فلم کو اٹھا کر دیکھ لیں۔ ہیروئن امیر والدین کی اکلوتی بیٹی ہوتی ہے۔ چلو تائی بے چاری نے تو بیٹے کی آس میں تیرہ سے سات بچوں کو جنم دیا تھا اور پھر ہو سکتا ہے اس زمانے میں "چانسز" نہ ہوتی ہوں مگر ممی اور تہمینہ خالہ میں اس طرح تائی کے نقش قدم پر چلی تھیں کہ ایسا لگا کرتا تھا اگر سات کا ہندسہ عبور نہیں کیا تو گویا ناک کٹ جائے گی اور اچھی خالہ تو اس دوڑ میں تائی کو بھی پیچھے چھوڑ گئی تھیں۔ ان کے ہاں پوری کرکٹ ٹیم بمعہ ایک عدد ایکسٹرا کھلاڑی [illegible] چندا ماما تو کئی مرتبہ بڑی سنجیدگی سے اچھی خالہ کو مشورے دے چکے تھے۔

"پلیز! ایسا کریں' بچوں کی شرٹس کے پیچھے نمبر ڈلوا

[illegible] ہو گئے ہوں گے کہ انہیں دیکھنے کے لیے زارا کے گھر جانا کیوں ضروری تھا۔ آسکر ایوارڈ کی تقریب ہوئی تو وہ دیکھنے بھی ہم سب زارا ہی کے گھر جمع ہوئے تھے۔ اپنے گھر میں تو میں یہ پروگرام دیکھنے کا تصور بھی نہیں کر سکتی تھی۔

"ماشاء اللہ ہولیا رابرٹس کتنی خوبصورت لگ رہی تھی۔" فرحین کے اوپر اپنی دادی کا بڑا اثر تھا اور ان سے سیکھ سیکھ کر اس نے بہت سی ماشاء اللہ' سبحان اللہ بولنا تو سیکھ لیا تھا مگر یہ الفاظ کن موقعوں پر بولے جاتے ہیں وہ اسے بالکل نہیں پتا تھا۔

"ہولیا رابرٹس" کے لیے ماشاء اللہ بولنے پر ہم سب ہی ہاتھ پاؤں دھو کر اس کے پیچھے پڑ گئے تھے۔ مگر وہ بھی اپنے نام کی ایک ہی تھی ہم لوگوں کے ٹوکنے کے باوجود اس کی عادت نہیں چھوڑتی تھی۔

"جزاک اللہ' آج تو کیبل پر چھبیس چھبیس چینل آ رہے ہیں۔" وہ معصومیت سے کہتی اور ہم سب سر پکڑ کر بیٹھ جاتے۔

♥ ♡ ♡ ♥

شام کی چائے پیتے ہوئے میں نے چندا ماما کو بڑے سرسری انداز میں بتایا۔

"آج میں سامنے والوں کے گھر گئی تھی۔" وہ جو اتنی دیر سے مجھے نظر انداز کیے ڈان کا اکانومی کا صفحہ کھولے بیٹھے تھے' ایک دم اخبار ٹیبل پر رکھ دیا اور پوری طرح میری طرف متوجہ ہوتے ہوئے بولے۔

"کیا کہا سامنے والوں کے؟" وہ بے یقینی سے پوچھ رہے تھے۔

"جی سامنے والوں کے۔ آپ کو اتنی حیرت کیوں ہو رہی ہے۔ میں بور ہو رہی تھی۔ سوچا سامنے والوں کے ہاں ہو آؤں۔ پھر وہاں ایک لڑکی بھی ہے اس لیے مجھے جا کر مزہ بھی آیا۔" میرا انداز پھر لاپرواہ سا تھا۔

"اچھا پھر کیا ہوا' کیسے ہیں وہ لوگ؟" وہ بے تابی سے پوچھ رہے تھے۔

مجھے پتا تھا لوگوں سے انہیں کوئی دلچسپی نہیں" صرف کل رخ کے بارے میں جاننا چاہتے ہیں۔ مگر

میں بھی آوری ہی کی ماتی تھی۔
"بہی اچھے لوگ ہیں۔"
مگر آج اس طرح خاموش ہو گئی جس طرح ہمارے ہاں کے سیاست دان کسی بھی بات کا کوئی معقول جواب دے کر چپ ہو جاتے ہیں۔ وہ بے چارے راورات کچھ پوچھ بھی نہیں سکتے تھے مگر بے چینی ان کے ہر ہر انداز سے ہویدا تھی۔
"کل رات بھی بہت اچھی بجری ہے۔" میں نے شعلوں کو ہوا دی تو وہ ماہی بے آب ہوتے تھے ایک دم مسکرا اٹھے تھے۔
"چندا ماما موسم کتنا پر کیف ہو رہا ہے۔ ایسا لگتا ہے خوب زور دار بارش ہوگی۔"
میں نے پھر ان کے انداز میں بات اڑا دی تھی۔ اچانک ان کی نظر میرے چہرے کی شرارتی مسکراہٹ پر پڑی تو وہ میرا کان پکڑ کر کھینچتے ہوئے بولے۔
"مجھے پتا ہے تم شیطان کی نانی۔"
"اچھا میرا کان تو چھوڑیں اور ویسے میں شیطان کی نانی نہیں نواسی ہوں۔" میں نے درد سے چیختے ہوئے کہا تو انہوں نے میرا کان چھوڑ دیا تھا۔
"آج ہی ابا کو فون کر کے بتاؤں گا کہ آپ کو شیطان کہہ رہی تھی۔" انہوں نے دھمکی دی تھی۔
"میں ابا کو تھوڑی کہہ رہی ہوں میں تو نانا جان کو کہہ رہی تھی اور انہیں شیطان کہنے پر تو نانی ہرگز ناراض نہیں ہوں گی۔ ہر وقت تو نانا جان مرحوم کی برائیاں ہم لوگوں سے کرتی رہتی ہیں۔"
میں نے کمال اطمینان سے کہا تھا اور یہی بات پچھلے دنوں میں نے نانی سے کی تھی جس کے بعد وہ کئی ... تھے۔ ہوا یہ تھا کہ کسی بات پر میں نے نانا جان کی برائیاں کرنی شروع کر دی تھیں۔ خیال تھا اس سے نانی خوش ہوں گی مگر ہماری نانی [illegible]
[illegible] "سرکاتے" وہ کچھ نہ کہے انہوں نے مجھے
[illegible]

"منحوسی نے تو ہر وقت نانا جان کی برائیاں کر کر کے ہم لوگوں کا دل ان کی طرف سے متنفر کرا دیا ہے اب تو ہی در اصل رہی ہیں۔"
اور میری اس بات پر پھر بولا کہ ابھی [illegible] آئی اور انہوں نے دل کر کے مجھے صلواتیں سنا ڈالیں [illegible] ماضی میں لانے کے قابل نہیں۔
"صاف صاف بتاؤ۔ تم کل رات کے کمرے میں کیوں گئی تھیں؟" چندا ماما نے بڑے ہوئے لہجے سے پوچھا تھا۔
"تو ہو کل رات" میں شوخی سے کہہ کر [illegible] تھی۔ وہ ایک پل کو تھوڑے سے کھسیانے ہوئے پھر دوبارہ [illegible] رعب [illegible] چہرے پر لا کے
"عرشی! میں بہت سنجیدہ ہوں۔" وہ غصے سے میری طرف دیکھ رہے تھے۔
"اس کا اندازہ تو مجھے کراچی ہی میں ہو گیا تھا ماما ڈاکٹر۔" میں نے ان کی سنجیدگی اور غصے کو خاطر میں لائے بغیر مسکراہٹ سے کہا تھا۔
"تو بے! اگر نہ کر ابھی تیری بھانجی زندہ ہے۔" میں نے سلطان راہی کے اسٹائل میں بڑھک مارنے کی کوشش کی تھی۔
"خدا کے لیے عرشی فضول باتیں مت کرو۔" برا سا منہ بنا کر بولے تھے ان کی سنجیدگی اور رنجیدگی نے مجھے بھی سنجیدہ ہو جانے پر مجبور کر دیا تھا۔
"چندا ماما آخر پرابلم ہے کیا؟"
"تم ان کے گھر ہو آئیں پھر بھی پرابلم پوچھ رہی ہو۔ وہاں یک نہ شد دو پرابلمز ہیں۔ ایک وہ چنگیز خان اور دوسرا وہ منحوس کتا۔" وہ غصے سے پھٹ پڑے تھے۔
"بندہ بات کرنے یا کوئی بھی اور پیش رفت کرنے کی جرأت کر ہی نہیں سکتا۔ اسے کہیں اکیلے آنے جانے کی اجازت نہیں ہے یونیورسٹی ابا کی زیر نگرانی ڈرائیور کے ساتھ جاتی ہے اور گھر سے باہر بھی ہر وقت وہ جلاد ابا اور وہ خطرناک کتا ساتھ ساتھ ہوتے ہیں۔" وہ تو پتا نہیں کب سے بھرے بیٹھے تھے۔

[illegible] آپ کو پہلے اپنی [illegible] نہیں نے اپنی رائے [illegible]
[illegible] ان کے اوپر میرا [illegible] ڈرا دیا ہے۔ اب [illegible] چور نظروں سے گاڑی [illegible] میری گاڑی کے [illegible] میرا کیا قصور ہے۔ میرا [illegible] تھا اور اس وقت مجھے [illegible] "اس" کے والد [illegible] چنگیز خان [illegible] جلے دل کے پھپھولے پھوڑ رہے تھے۔
"مجھے ایسے کیسے ہم چلے گی۔ اگر آپ ابا اور کتے [illegible] بھی آپ کی تیمارداری" میں نے [illegible] کی کوشش کی۔
[illegible] ہے تو وہ جل میں [illegible] موٹی موٹی [illegible] الفاظ [illegible] کا پتا پانی کر [illegible] جملے بولنے [illegible]
"[illegible]" انہوں نے [illegible] انداز میں کہا تھا مجھے چندا ماما کی باتوں پر ایک [illegible] جاری تھی۔
"چندا ماما آپ بھول گئے کہ شیر کی ایک دن کی زندگی گیدڑ کی سو سال کی زندگی سے بہتر ہے۔" میں نے مشہور تاریخی جملہ بڑی شان سے اکڑ کر کھڑے ہو کر کہا تھا اور چندا ماما میرے انداز پر بے اختیار ہنس پڑے تھے۔

♥ ♡ ♡ ♥

چندا ماما کے تو کچھ ہونے والا تھا نہیں۔ اب مجھے ہی ان کا مسئلہ حل کرنے کے لیے کوئی نہ کوئی پیش رفت کرنی تھی۔ بڑی سوچ بچار اور غور و فکر کے بعد میرے اسٹیکچول دماغ میں ایک آئیڈیا آ ہی گیا [illegible] کھانا کھانے کے بعد میں ایک [illegible] گھر میں موجود تھی۔ خرانٹ انکل [illegible] قیلولہ فرما رہے تھے اور ان کا

[illegible] آتی سے دعا سلام کرتے [illegible] کے پاس چلی گئی تھی۔ وہ ابھی ابھی یونیورسٹی سے آئی تھی۔ میری طرف دیکھ کر دوستانہ انداز میں مسکرا کر بولی۔
"آؤ عرشی! بیٹھو۔" میں اس کے پاس ہی بیڈ پر بیٹھ گئی تھی۔ تھوڑی دیر تک ادھر ادھر کی باتیں کرنے کے بعد جب میں اصل بات کی طرف آئی تو وہ چونک کر میری طرف دیکھنے لگی۔
"کیسا لگتا ہے عرشی؟" وہ میری بات پر کچھ پریشان سی ہو گئی تھی۔
"کیوں نہیں ہو سکتا کل! آخر اس میں ناممکن کیا ہے۔ ساری بات تو میں آپ کو بتا چکی ہوں۔" میں نے اپنی بات پر زور دیا تھا۔
"ہم انہیں کسی اچھے سائیکاٹرسٹ کو دکھاؤ۔ میں تو ابھی پڑھ رہی ہوں۔ ابھی تو میرا لاسٹ سمسٹر چل رہا ہے اور کتابوں سے ہٹ کر اپنے پروفیشن سے متعلق تو میری معلومات اور علم بہت ناقص ہے۔" وہ کسی صورت ماننے کے لیے تیار نہ تھی۔
"کل! اگر آپ چندا ماما کی حالت ان کا اضطراب اور بے چینی اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں تو کبھی انکار نہ کریں۔ کیا بتاؤں میرے ماما نے اتنی سی عمر میں کتنے بڑے بڑے دکھ جھیلے ہیں۔ سوتیلی ماں نے ان کا بچپن میں اتنے ظلم ڈھائے ہیں اتنی اذیتیں دی ہیں کہ وہ آج تک ان ہی کے حصار میں ہیں۔"
نانی اگر میری یہ ہرزہ سرائیاں سن لیں تو وہیں ہوتے مار مار کی میں نے دل ہی دل میں سوچا۔ کل ساری خاموشی سے بیٹھی میری باتیں سن رہی تھی۔
"ان کا بچپن سوتیلی ماں کے ظلم و ستم اور سوتیلے بہن بھائیوں کے اذیت ناک سلوک کو برداشت کرتے ہوئے گزرا ہے۔ نانی انہیں اسکول بھی نہیں جانے دیتی تھیں۔ سارے گھر کا کام سودا سلف لانا سب کچھ بے چارے ماما کو کرنا پڑتا تھا۔ کتنی مشکلوں سے سب سے چھپ چھپا کر انہوں نے پرائیویٹ تعلیم حاصل

UrduPhoto.com

کی بات بالوں میں رہے اپنے تعلیمی اخراجات
پورے کرنے کے لیے لوگوں کے گھروں میں اخبار
ڈالنے اور لوری کی صورت کی میں کہاں تک جاؤں چندا
مامی کی امتحان حیات طلبی کا مجموعہ ہے۔ بچپن کے ان
ہی ہمراز مگر حالات اور لوگوں کے برے رویوں نے
انہیں نفسیاتی مریض بنا دیا ہے۔ مگر یہ بات تسلیم
کرنے کے لیے تیار نہیں کہ انہیں کوئی نفسیاتی بیماری
ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہم انہیں کسی سائیکاٹرسٹ کے
پاس لے جا کر باقاعدہ کانسلٹ نہیں کروا سکتے۔
اس طرح ان کو نہیں دینے کا ارادہ ہے۔ میں تو صرف
اتنا کہتی تھی کہ آپ ہمارے گھر ظاہر میری فرینڈز کر
لیا کریں اور باتوں باتوں میں چندا ماما کا مسئلہ حل
کریں۔ جیسے اس طرح چندا ماما کو بھی تو اپنی بڑھائی استعمال
ہونے کا موقع ملے گا اور ہم سب دعائیں آپ کو
دیں گے۔"

میں نے تفصیلی خطاب فرمایا تھا۔ وہ میری باتوں
سے کچھ کچھ قائل نظر آنے لگی تھی۔ "چندا ماما کا" دکھ
بڑا تھا۔ میں کہ باقاعدہ اس کی آنکھیں جھلملانے
لگی تھیں۔ وہ بہت معصوم اور سیدھی سی لڑکی
اور ہمدردیوں کچھ زیادہ ہی جذباتی تھی۔

"وہ سب تو ٹھیک ہے عزیز الحسن بابا ——" وہ کچھ
جھجکتے ہوئے بولی تھی۔

"آپ فکر کی فکر مت کریں۔ میں سنبھال لوں
گی۔ آپ بتائیں کیا۔"

میں نے اس کی الجھن رفع کرنے کی کوشش کی
تھی۔ وہ اس بات پر کچھ شرمندہ سی نظر آنے لگی تھی
کہ میں ایک بڑا فراڈ اس کے پاپا کی جائداد
ہتھیانے کی کوشش میں ہوں۔ حالانکہ وہ واقعی ہی
شرمسار ہو رہی تھی۔ اس کے پاپا جس قسم کی شخصیت
تھے ان کی فطرت کا بھی خاص ان کی فطرت کا
ہو گا۔ میں نے
کر مزید دلداری

وہ بھی تو میں نے صرف مختصر لفظوں میں کہہ
چندا ماما پر گزرے حالات سنائے ہیں اگر میں تفصیل
سنانے بیٹھ جاؤں تو آپ روز صفحات کا پورا ناول لکھ
گی۔ کیسے کیسے انسانوں نے ستم ڈھائے ہیں۔"
اپنی بات کے بے تکے ہونے کا احساس مجھے بھی
تھا مگر وہ بے چاری بڑے افسوس سے سب کچھ کہی
رہی تھی۔

"اچھا تو وہ تمہارے سوتیلے ماموں ہیں۔" میں نے
کافی دیر بعد سوال پوچھا تھا۔

"نہیں میری ممی اور چندا ماما دونوں سگے بہن بھائی
ہیں۔ باقی سب۔ کہ بھائی سوتیلے ہیں۔ ہمارے نانا نے
دوسری شادی کی تھی نا۔"

میں نے مرحوم نانا جان کو بھی اس قصے میں شامل
کر لیا تھا۔ کوئی بات نہیں یہ جھوٹ میں دونوں کو ملانے
کے لیے بول رہی ہوں۔ اس پر یقیناً گناہ نہیں ملے
گا۔ میں نے خود کو اطمینان دلایا تھا۔

"ممی اور چندا ماما کو گھر کے پیچھے بنے اسٹور میں
بند کر دیا کرتی تھیں اور کئی کئی وقت کھانا بھی نہیں دیتی
تھیں۔ ممی تو جیسے جیسے بڑی ہوئیں نارمل ہوتی گئیں
مگر چندا ماما نے ان تمام حالات کو دل پر لے لیا۔ ان کا
نہ کوئی دوست ہے نہ کوئی ہابی (مشاغل)۔ آفس سے
آ کر وہ سارا وقت تمہارتے ہیں۔ شادی کے نام سے
الرجک ہیں اور ہم میں سے کوئی کچھ کہے تو غصے میں
تمہاتے ہیں کہ تم لوگ مجھے پاگل سمجھتے ہو۔"

میری تنجید کی دیکھنے سے تعلق رکھتی تھی۔ وہاں
سے اٹھتے وقت تک میں کل رسخ کو ماما کے "علاج"
کے لیے قائل کر چکی تھی۔ اس نے مجھے بتایا تھا کہ
اسے کہیں آنے جانے کی اجازت نہیں یہاں تک کہ
اپنی فرینڈز کے گھر بھی نہیں اور یہ ذمہ داری میں نے
قبول کی تھی کہ اسے ہمارے گھر آنے جانے کی
اجازت نکل سے میں دلواؤں گی۔

رات کو چندا ماما سے کہہ کر سوئی تھی صبح مجھے جلدی
اٹھا دیجئے گا۔ ان کے لاکھ پوچھنے پر بھی میں نے اپنا
پلان انہیں نہیں بتایا تھا۔ وعدے کے مطابق چندا ماما

UrduPhoto.com
UrduPhoto.com
UrduPhoto.com

نے مجھے صبح سویرے جگا دیا تھا۔ وہ لان میں ایکسر سائز کر رہے تھے جب میں سویٹر اور شال لپیٹ کر خود کو سردی سے بچانے کی تدبیر کرتے ہوئے گیٹ کی طرف جانے لگی۔

"کہاں جا رہی ہو۔؟" وہ دوڑتے ہوئے چلے آئے تھے

"واک کرنے" میں نے شان بے نیازی سے جواب دیا۔

"کیسے اچھا رکو میں بھی آ رہا ہوں۔"

"چندا ماما پلیز۔ آپ کو نہیں جانا۔ میں کسی خاص مشن پر جا رہی ہوں۔ آپ کی موجودگی سے مشن میں خطرہ پیدا ہو جائے گا۔"

میرے جواب پر بجائے خوش ہونے کے وہ پریشان ہو گئے "مگر آپ کیا کرنے جا رہی ہو آفت کی پرکالہ کچھ ہوا مت رہنے۔"

ان کے تنگ نہ کیجیے مجھے غصہ تو بہت آیا مگر خیر اکلوتے ماموں ہیں ان کی شادی کا جلتی "ممی" تمام خالاؤں اور ان کے ڈھیر سارے بچوں کو بڑی شدت سے انتظار ہے۔ کیا اول پر طالب نے لیڈی ڈیانا اور پرنس چارلس کی شادی کا جشن منایا تھا جو ہم منائیں گے میرا خیال ہے چندا ماما کی شادی اتنی منفرد اور شاندار ہو گی کہ گینز بک میں اس شادی کا حوالہ ایک انوکھی شادی کے طور پر شامل کیا جائے گا۔

"گڈ مارننگ انکل!" میں نے خرانٹ انکل میرا مطلب ہے آفتاب انکل کو مخاطب کیا۔ مسکی کی زنجیر تھامے وہ اپنے گھر سے تین چار گھر آگے نکل گئے تھے۔ میرے گڈ مارننگ کے جواب میں کچھ کہنے کے بجائے وہ مجھے گھور کر دیکھ رہے تھے۔ تا ہمیں یہ بے تکلف انداز تخاطب پسند نہیں آیا تھا۔ میں نظر انداز کر بہت لا پروا اور اتنی پوز کر رہی تھی ورنہ دل تو سوکھے پتے کی طرف لرز رہا تھا۔ [illegible]

"واٹ سویٹ" میں نے مسکی کے … ڈرتے ڈرتے … پہلوان لگتا۔

"انکل! آپ نے اسے کمال … اچھی نسل کا معلوم ہو رہا ہے۔ … خریدا ہو گا۔" میں نے اس کی شان میں قصیدہ … تھا۔

"گئے میں نے خریدا نہیں … میں پیدا ہوا تھا اس کی ماں کو میں … لایا تھا۔" وہ ناک چڑھا کر خراٹے … مگر نے آج تک کی زندگی میں … دیکھے ہیں مگر یہ کتا ذہن سب سے … بانٹ ہے کیا مضبوط جسامت ہے۔ کیا چال … اور خاندانی جاہ و جلال کی جھلک ہے۔"

میں نے اس کی شان میں پھر … مگر وہ خوش ہونے کے بجائے منہ بنا کر بولے

"یہ کیا تم اسے کتا کتا کہہ رہی ہو۔ اس کا نام مسکی ہے۔"

لو جی اب کتے کو کتا نہ کہیں تو کیا شیر کہیں۔ خیر بھلا ان سے اختلاف کرنے تو آئی ہی نہیں تھی۔ … فوراً معذرت کر لی۔ پھر سارا وقت میں ان سے مسکی کے بارے میں باتیں کرتی رہی تھی۔ … گل رخ مجھے بتا چکی تھی کہ اس کے والد محترم … میں کسی سے سچی محبت کرتے ہیں تو وہ مسکی ہے۔ اس کے بارے میں اگر ان سے گھنٹوں بات کی جائے وہ کریں گے۔ میں نے چالاکی سے یہ اہم ترین پوائنٹ نوٹ کر لیا تھا اور اس میں مجھے کافی حد تک کامیابی ہوئی تھی۔ میں نے گھنٹہ بھر تک ان کے ساتھ واک کرتے ہوئے

"مسکی کیا کھاتا ہے؟"

"مسکی کیا پیتا ہے؟"

"وہ اسے کیسا پسند ہے۔"

"گوشت وہ کیسا کھاتا ہے۔"

"اس کے لیے پانی باہر سے آتا ہے۔"

"ہر مہینے اس کا میڈیکل چیک اپ ہوتا ہے۔"

وغیرہ وغیرہ سنا تھا۔ گھر جاتے تک میرا سر پلپلا ہو چکا تھا۔

… ہوا ان کے ساتھ مارننگ واک کر کے … آخر کار میں نے اپنی اور … کے بعد … کا ذکر کر کے کہا تھا۔ … اجازت … کریں تو میں اور گل رخ … آ جایا کریں۔ … ان کی گڈ بکس میں آ چکی تھی … انہوں نے فوراً اجازت دے دی تھی۔ وہ … بہت خوش تھے میری تعریفیں بھی کرنے لگے … ان کا خیال تھا کہ میں ایک ذہین اور جوہر شناس … خوبیاں مجھے نظر آئی ہیں وہ خود … تک بھی کسی اور کو نظر نہیں آئیں۔ … یہ خوش خبری سنائی تو وہ حیرت زدہ سے …

… بہت حیران کن ہے 'تم واقعی جینئس ہو مانتا۔"

چندا ماما نے پہلے دن کے بعد سے مجھے نہیں ٹوکا تھا بلکہ خوشی سے میری کارکردگی ملاحظہ کر رہے تھے

اگلے روز شام میں گل رخ کا ہمارے گھر آنا ہماری پہیلی کی پہلی سیڑھی تھی۔ اس ظالم جادوگر کی قید سے اس معصوم شہزادی کو چند گھنٹوں ہی کے لیے سہی چھٹکارا تو نصیب ہوا تھا۔ چندا ماما پر شادیٔ مرگ کی کیفیت طاری تھی۔ مارے خوشی کے وہ عجیب ہونقوں والی حرکتیں کر رہے تھے

"آپ یہاں آ جائیں۔ وہاں دھوپ ہے۔"

وہ بھنت اپنی کرسی پر سے کھڑے ہوئے تھے۔ حالانکہ دھوپ ڈھلے خاصی دیر ہو چکی تھی اور اب لان میں بڑی خوشگوار اور ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی۔ اس کے انکار میں کچھ کہنے سے قبل ہی وہ دوسری کرسی کی طرف بڑھے اور سائیڈ میں رکھے گملے سے ٹکرائے

چندا ماما کی حرکتیں مجھے "حسینہ معین" کے "قباچہ" کی یاد دلا رہی تھیں۔ چلو وہ تو قباچہ تھا یہ تو حسن منیر ہے وہ چندہ میم کو ایڈونچر ایبل اور اعلیٰ سرکاری افسر تھے۔ یہ حرکتیں کرتے وہ اچھے تو نہیں لگ رہے تھے۔ واقعی عشق اچھے اچھوں کے دماغ میں خلل ڈال کر رہتا ہے عجیب حرکتیں کروانے لگتا ہے۔ میں ایک دم اٹھ کر لاؤنج میں اس طرح آ گئی تھی جیسے کوئی کام یاد آ گیا ہو۔ وہ تین منٹ تک لاؤنج میں ہی بیٹھے رہنے کے بعد میں نے چندا ماما کو آواز لگائی تھی۔

"آپ کا فون ہے۔"

وہ اندر آئے تو میں صوفے پر سے اٹھ کر غصے میں بولی۔

"کیا کر رہے ہیں آپ چندا ماما سارا بنا بنایا امپریشن خراب کروائیں گے۔ میں نے اس کے سامنے آپ کی کتنی تعریفیں کی تھیں کہ میرے سلامت سو اور کم گو ہیں۔ کسی سے بھی جلدی بے تکلف نہیں ہوتے اگر کوئی ان کے معیار پر پورا اترتا ہے تو بات کرتے ہیں ورنہ چپ بیٹھے رہتے ہیں اور آپ قباچہ اور حسنات بھائی بن رہے ہیں۔"

چندا ماما کھسیا کر سر کھجاتے ہوئے بولے

"یار بھانجی! اچانک خوشی برداشت نہیں ہو رہی تھی۔ چلو اب پر امس یا بالکل سیریس رہوں گا۔"

"اور اس سے زیادہ بات بھی مت کیجیے گا لڑکیاں ایسے مردوں کی طرف زیادہ اٹریکٹ ہوتی ہیں جو انہیں نظر انداز کریں اور جن میں اکڑ اور غرور نظر آتا ہو۔"

میں نے چندا ماما کو گُر کی باتیں بتائی تھیں۔ وہ میرے مشوروں پر ہنس رہے تھے۔ ہم دونوں ماموں بھانجی کی میٹنگ ختم ہوئی تو ہم واپس لان میں آ کر بیٹھ گئے تھے۔ میں چندا ماما کے لیے بھی کپ میں چائے نکالنے لگی تو وہ بولے

"نہیں عرشی! آپ لوگ چائے پئیں۔ مجھے صالح کے ساتھ اسکواش کھیلنے جانا ہے۔"

ہفتے میں ایک دو بار وہ صالح بھائی کے ساتھ اسکواش کھیلنے جایا کرتے تھے مگر آج جانے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا۔ میں مسکرا دی تھی۔ چلو چندا ماما پر میری نصیحتوں کا کچھ تو اثر ہوا۔ وہ اندر سے اپنا ریکٹ اٹھا کر گھماتے ہوئے پورٹیکو کی طرف بڑھ گئے اور ہمیں وہیں سے ہاتھ ہلا کر خدا حافظ کہہ دیا۔

UrduPhoto.com

رات کو ہیں اور چندا ماما کی آنی میسل اور سعدیہ کے ساتھ چیٹنگ کر رہے تھے۔ تین سال قبل ہی کی آنی کی فیملی امریکہ شفٹ ہو گئی تھی۔ پتا نہیں یہ سارے کنکشنز کو امریکہ اور کینیڈا کا کیا خبط سوار ہوا ہے۔ لگتا ہے کچھ عرصے بعد ساری عوام امریکہ اور کینیڈا منتقل ہو جائے گی اور پاکستان میں صرف خالی فرنٹے کا روبار کرنے والے حکمران ہی رہ جائیں گے۔

ان لوگوں کے ساتھ چیٹنگ کرتے ہوئے مجھے اچانک ہی رضا کا خیال آیا تھا۔

"کیا اب کے سامنے معصوم بنتا تھا۔ نیک" شریف اور پرہیزگار۔ میں بھی کہہ رہی تھی کہ آج کل اتنے شریف لڑکے کہاں ہوتے ہیں۔ ٹی وی پر بھی سارے اسپورٹس اور مختلف معیاری فلموں کے کچھ نہیں دیکھتا اور انٹرنیٹ پر بھی صرف اچھی اچھی معلوماتی سائٹس پر جاتا ہے۔ میں نے ایک بار اسے اسی کے گھر پر انٹرنیٹ پر اس کا کوئی انٹرنیٹ بینکنگ کا ہوتے دیکھا تھا۔ اپنے انٹرنیٹ کے لیے معلومات اکٹھی کرکے یہ مختلف چیزوں کی آرڈرز بھی کر رہا تھا۔ اور وہ سے بھی کی سہولت انہیں یہ نہیں پتا کہ موصوف کے لیے کیے جاتے ہیں۔ ہر معصوم بھائی کے ہوتے ہوئے چیٹنگ کر سکتے اور تو اور اس نے بلال کو بھی اپنی لائن پر لگایا تھا۔ آنے سے ایک روز پہلے میں نے بلال کو اس کے کسی دوست سے فون پر باتیں کرتے ہوئے سنا تھا۔

"ہاں یار انہات بے کیئے پر مبنا ہے۔ بال رضا بھائی بھی وہیں ہوں گے۔ نہیں بس شاپنگ سے تو میں فارغ ہو گیا۔ مجھے ہی پڑ گئی ہے۔"

اور بھی پتا نہیں کیا کیا کہہ رہا تھا۔ چلو جی بلال سینڈی کو بھی زکام ہوا۔ چند روز بعد بلال نیٹ پر آنے کے قابل تو ہو گئے۔ خود تو [illegible] تھا۔ اس وقت تو چندا ماما کی [illegible] کی تھی [illegible] اور وہ سے [illegible] شکایت کی [illegible] اور [illegible] آنی دونوں سے شکایت کریں گی۔ ابھی [illegible]

اٹھ کر فون اٹینڈ کیا تو وہ سری طرف بھیجو [illegible]

"نہ تو آئے کی نہ ہی [illegible] آئے گا۔"

صبیحہ جمشید کی سریلی آواز کی سماعت میں گھل گئی پھر جیسے ہی خیال آیا۔ فوراً اس نے [illegible] دوڑائیں کہ کون کر رہا ہے۔ خیال تھا کہ بھیجو ری دست یا بسن بھائی ہو گا مگر اسکرین میں لکھا نمبر ان میں سے کسی کا بھی نہیں تھا۔ وہ جو کوئی بھی تھا موبائل سے فون کر رہا تھا۔ بغیر کچھ کہے ریسیور واپس رکھ دیا تھا۔

"کس کا تھا؟" نگی آنی کی باتوں کا جواب دیتے چندا ماما نے مجھے مخاطب کیا تھا۔

"پتا نہیں لائن کلیئر نہیں تھی۔ صحیح سے آواز سنائی نہیں دے رہی تھی۔"

میں نے فوراً جھوٹ بولا تھا۔ ایک تو ہمارے خاندان کے مردوں میں اور کچھ ہے یا نہیں انتہا پسندی کی حد تک غیرت ضرور موجود ہے اور یہ چندا ماما تو سب سے سوا ہیں۔ ان کی انتہا پسندی کا ثبوت تو وہ مشہور واقعہ ہے جو میرا آنکھوں دیکھا اور کانوں سنا ہے۔ بہت سال پہلے کی بات ہے تب شاید میں آٹھ نو سال کی تھی ایک مرتبہ چندا ماما' نگی آنی کو ان کے کوچنگ سینٹر چھوڑنے جا رہے تھے۔ ہوٹل کے گھر کے قریب ہی تھا۔ راستے میں کسی بے چارے کی کم بختی آئی اور اس نے یونہی تفریحاً نگی آنی کی دو چوٹیوں میں کوئی کنکس دے دیئے بس پھر تو چندا ماما نے جب تک مار مار کر اس کی ایسی کی تیسی نہیں کر دی اس وقت تک رکے نہیں تھے۔ نگی آنی اور میں رو رو کر بے حال ہو گئے تھے اور یہ واقعہ اور اسی جیسے دوسرے کئی واقعات مجھ سے اس وقت بھی جھوٹ بلوا گئے تھے۔ پتا تھا نجیر تو سی ایل آئی کے ذریعے پہلے ہی ہمارے پاس آئی چکا ہے۔ وہ اس بے چارے کا بینڈ خراب کرکے ہی دم لیں گے۔ کیا تھا بے چارہ معصوم سے بھیجو جمشید کا کافی تو سنا رہا تھا اس میں چندا ماما نے کیا بات ہے۔

UrduPhoto.com

[illegible] وہ [illegible] ایک کزن ہیں بہت پڑھے [illegible] ہیں۔ انہیں لوگوں سے شکوہ ہے۔ تنقید [illegible] پسند ہے۔ مجھے بڑا افسوس ہوتا ہے کہ اتنا [illegible] کرنے کے بجائے سب سے ناراض کیوں [illegible]

[illegible] تو مجھے کر رہی تھی مگر کن انکھیوں سے چندا ماما کی طرف اپنی باتوں کا اثر دیکھنے کی کوشش بھی کر رہی تھی۔ چندا ماما تو میرے سمجھانے کے بعد نگی آنی کے لیے اچھا خاصا نظر انداز کرنے لگے تھے۔ صرف رسمی سی بات چیت کرکے وہ وہاں سے چلے جاتے تھے۔

آج چھٹی کا دن تھا اور وہ اسٹڈی میں بیٹھے Laptop اور کچھ اسٹڈی پیپرز پر کچھ کام کر رہے تھے۔ نگی آنی ان سے بولیں۔

"پتا نہیں طرح تمہارے ماما کا مسئلہ کیسے حل ہو گا وہ تو [illegible] نہیں ہیں۔"

[illegible] سے دیکھا نہیں آرہی تھی اور ماما سے اس کی [illegible] میں ہو پائی تھی۔ مجھے اس کی سادگی اور اپنے [illegible] پر افسوس ہو رہا تھا۔ بے اختیار پیار آیا تھا۔

"چندا ماما میں اور گل رساں بیٹھ جائیں۔"

میں اس کا ہاتھ پکڑ کر اسٹڈی میں آئی تھی۔ چندا ماما نے سرخ آنکھوں سے ہم دونوں کی طرف دیکھ کر [illegible] ہلا دی تھی اور دوبارہ اپنے کام میں مصروف ہو گئے تھے۔ آخر ہیں ہی میرے ماما' ان کی شاندار [illegible] مجھے بھی تنہائی کا گمان ہو رہا تھا۔

ہمارے کوئی فرینڈز بھی نہیں ہیں۔ سب سے الگ تھلگ گوشہ نشینی کی زندگی بسر کر رہے ہیں وہ۔ میں نے سوچتی ہوں کہ جو گزر گیا سو گیا۔ کیا وقت اب دوبارہ کبھی آئے گا۔ اس گزرے ہوئے وقت کی یادوں میں کھو کر ہم اپنا آج اور آنے والا کل کیوں [illegible]

[illegible] ہوئی تھی۔ وہ بے چارے تو پہلے ہی اس "داستان کزن" کو اپنے کام میں مصروف ہونے کے باوجود بڑے غور سے سن رہے تھے۔ مزید حیرت انہیں اپنے مخاطب کیے جانے پر ہوئی تھی۔

"جی آپ ٹھیک کہہ رہی ہیں۔"

انہوں نے مروت میں آکر یہ جواب دے تو دیا تھا مگر ان کی آنکھوں میں کچھ الجھن سی نظر آرہی تھی۔ کل سرخ ان کے تاثرات کو اپنی باتوں کے مثبت اثر سے تعبیر کرکے ایک دم خوش ہو گئی تھی۔ وہ سمجھ رہی تھی کہ شاید اس نے پتھر میں آتے ہی جونک لگا دی ہے۔

"اور تو اور وہ شادی کے لیے بھی تیار نہیں ہوتے۔ بھئی اگر ایک عورت آپ کی زندگی میں نہ آئی تو اس کا یہ مطلب تو نہیں کہ دنیا کی تمام عورتیں خراب ہیں۔ اچھے برے کہاں نہیں ہوتے۔ کیا مرد سارے اچھے ہوتے ہیں۔ اچھائی اور برائی کو عورت اور مرد کے پیمانے میں نہیں تولا جا سکتا۔"

چندا ماما اس کی طرف اس طرح دیکھ رہے تھے جیسے اس کی ذہنی حالت پر انہیں شبہ ہو اور وہ بے چاری جوش خطابت میں ضرورت سے کچھ زیادہ ہی بول گئی تھی۔ مجھ سے ہنسی روکنا دشوار تھا مگر ہنسی روکنی یوں ضروری تھی کہ اصلیت کھل جانے پر دونوں میں سے کسی ایک فریق نے بھی مجھے ہرگز نہیں چھوڑنا تھا۔

کل سرخ کے جانے کے بعد میں کچن میں آکر رات کے کھانے کے لیے اپنا اور چندا ماما کا فیورٹ سلاد بنانے لگی تھی۔ بند گوبھی' سلاد کے پتے' گاجر' زیتون مشروم' بھنے کے دانے اور مرغی کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں کو مکس کرکے ان میں مایونیز اور نمک ملا کر اچھی بنائی ہوئی یہ سلاد مجھے خود بھی بہت اچھی لگا کرتی تھی اور چائے کے بعد یہی وہ واحد ڈش تھی جو میں بہت اچھی بناتی تھی۔ کھانا تو خانساماں پہلے ہی تیار کر چکا تھا۔

"یہ گل رخ بیگم کیسی ہوئی ہی نہیں ہے۔"
چندا ماما بیگم محل پر نظر کرتے ہوئے بولے۔
میں نے روپہلی گاجروں کے پھولے ہوئے چوکور ٹکڑے کرتے ہوئے ایک نظر انہیں کی طرف دیکھا۔ وہ بغور میری طرف دیکھ رہے تھے یوں جیسے میرے چہرے کے تاثرات سے کوئی خاص بات اخذ کرنا چاہتے ہیں۔
"چندا ماما! میں نے سعادت مندی سے ان کی بات کی تائید کی تو وہ اٹھ کر میرے پاس آتے ہوئے بولے۔
"گیا بی!" ان کا انداز خاصا مشکوک تھا۔ میں نے چار قدم پیچھے ہٹ گئی تاکہ کسی بھی حملے سے فوراً نمٹ سکوں۔ وہ جو اتنی دیر سے میرے ہر ری ایکشن اور ایکسپریشن پر خاصی گہری نگاہ رکھے ہوئے تھے ایک دم گہری سی سانس لے کر بولے۔
"اب کیا کر کے تلی ہو۔ صاف صاف خود ہی بتا دو۔"
"ایک تو چندا ماما! آپ کا ضرورت سے زیادہ ذہین ہونا ہمیشہ مجھے نقصان پہنچاتا ہے۔ ٹھیک ہے بندے کو تھوڑا بہت جینئس ہونا چاہیے مگر اتنا زیادہ کہ اکلاپا اپنی کوئی بات تک چھپا رکھنے کی نہ پائے۔"
میں نے خاصا چڑ کر کہا تھا۔ ظاہر ہے پھر مجھے انیس الف سے لے کر یے تک تمام رام کہانی سنانی پڑی تھی۔ چندا ماما کا بس نہیں چل رہا تھا کہ میرا سر پھاڑ دیں۔
"یہ تم میری مدد کر رہی ہو یا دشمنی کی آڑ میں کب کب کی دشمنی نکال رہی ہو۔ بڑوں سے دوست اسے ہی کہا جاتا ہے۔ بجائے میرا کچھ اچھا امپریشن ڈالنے کے اس کے بہانے مجھے نفسیاتی مریض اور پاگل قرار دے [illegible]
"نیکی برباد گناہ لازم۔ یہ تو وہی بات ہو گئی۔ اگر ایسا نہیں ہے تو اس کے اوپر اپنے احسان کا بوجھ اتارنے [illegible]

ہے ہوتی کے باوجود بھی وہ یہاں آنے پر راضی ہوئی اگر میں اسے آپ کے نفسیاتی علاج کی ضرورت نہیں دیتی اور نفسیاتی بیماری تو اصل میں اپنے آپ کو لوگوں کو ہوتی ہے۔ ایسے لوگ پاگل تو نہیں کہلاتے۔ میں نے تو یہ سوچا تھا اس طرح وہ روزانہ یہاں آ کر کے گی اور آپ لوگوں کو کچھ سمجھنے کا موقع ملے گا۔ میں نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا تو وہ بری طرح گھبرا کر بولے۔
"اچھا اب رونے دھونے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ میں نے سوچا اور میں نے سمجھا۔ اگر تمہارے سوچنے اور تمہارے سمجھنے پر ہم لوگ چلنے لگے تو ہو گیا کام۔"
وہ پیر پٹختے ہوئے کچن سے چلے گئے تھے۔ چندا ماما کی ناراضی میرے لیے سوہان روح تھی۔ بے اختیار میں وہیں کچن میں بیٹھ کر رونے لگی تھی۔
"رات کے کھانے کے لیے کیا پکا ہے؟" چندا ماما کی توازن پر میں نے روتے روتے سر اٹھایا تھا، وہ ٹیبل کا دامن اٹھا کر اس میں جھانک رہے تھے۔
"مرغ چھولے۔" میں نے دوپٹے سے ناک صاف کرتے ہوئے کہا تھا۔ رو رو کر برا حال ہو گیا تھا اور چندا ماما نہیں مجھ پر بالکل رحم نہیں آ رہا تھا۔
"چلو پھر جلدی سے کھانا لگاؤ۔" وہ میرے رونے کو خاطر میں لائے بغیر اپنے معمول کے انداز میں گفتگو کر رہے تھے۔
"چندا ماما! آپ کتنے برے ہیں۔ میں رو رہی ہوں اور آپ بجائے مجھے چپ کرانے کے کھانے کے غم میں مبتلا ہیں۔" میں نے روتے ہوئے شکوہ کیا تو وہ قہقہہ لگا کر ہنس پڑے تھے۔
"کیا شان ہے ملکہ عالیہ آپ کی۔ چٹ بھی میری پٹ بھی میری۔ واہ واہ سبحان اللہ۔ ہائی داد دے ہم دونوں میں سے ناراض کون تھا اور منانا کس کو تھا۔"
وہ میری آنکھوں میں دیکھتے ہوئے مسکرائے تھے۔ میں ایک پل کو تھوڑا سا شرمندہ ہوئی لیکن پھر فوراً ڈھٹائی کا مظاہرہ کرتے ہوئے بولی۔

"چندا ماما! آپ کا ضرورت سے زیادہ ذہین ہونا ہمیشہ مجھے نقصان پہنچاتا ہے۔ ٹھیک ہے بندے کو تھوڑا بہت جینئس ہونا چاہیے مگر اتنا زیادہ کہ اکلاپا اپنی کوئی بات تک چھپا رکھنے کی نہ پائے۔"
میں نے خاصا چڑ کر کہا تھا۔ ظاہر ہے پھر مجھے انیس الف سے لے کر یے تک تمام رام کہانی سنانی پڑی تھی۔ چندا ماما کا بس نہیں چل رہا تھا کہ میرا سر پھاڑ دیں۔
"یہ تم میری مدد کر رہی ہو یا دشمنی کی آڑ میں کب کب کی دشمنی نکال رہی ہو۔ بڑوں سے دوست اسے ہی کہا جاتا ہے۔ بجائے میرا کچھ اچھا امپریشن ڈالنے کے اس کے بہانے مجھے نفسیاتی مریض اور پاگل قرار دے [illegible]
"نیکی برباد گناہ لازم۔ یہ تو وہی بات ہو گئی۔ اگر ایسا نہیں ہے تو اس کے اوپر اپنے احسان کا بوجھ اتارنے [illegible]

UrduPhoto.com
UrduPhoto.com
UrduPhoto.com

"یہ گل رخ بیگم کیسی ہوئی ہی نہیں ہے۔"
چندا ماما بیگم محل پر نظر کرتے ہوئے بولے۔
میں نے روپہلی گاجروں کے پھولے ہوئے چوکور ٹکڑے کرتے ہوئے ایک نظر انہیں کی طرف دیکھا۔ وہ بغور میری طرف دیکھ رہے تھے یوں جیسے میرے چہرے کے تاثرات سے کوئی خاص بات اخذ کرنا چاہتے ہیں۔
"چندا ماما! میں نے سعادت مندی سے ان کی بات کی تائید کی تو وہ اٹھ کر میرے پاس آتے ہوئے بولے۔
"گیا بی!" ان کا انداز خاصا مشکوک تھا۔ میں نے چار قدم پیچھے ہٹ گئی تاکہ کسی بھی حملے سے فوراً نمٹ سکوں۔ وہ جو اتنی دیر سے میرے ہر ری ایکشن اور ایکسپریشن پر خاصی گہری نگاہ رکھے ہوئے تھے ایک دم گہری سی سانس لے کر بولے۔
"اب کیا کر کے تلی ہو۔ صاف صاف خود ہی بتا دو۔"
"ایک تو چندا ماما! آپ کا ضرورت سے زیادہ ذہین ہونا ہمیشہ مجھے نقصان پہنچاتا ہے۔ ٹھیک ہے بندے کو تھوڑا بہت جینئس ہونا چاہیے مگر اتنا زیادہ کہ اکلاپا اپنی کوئی بات تک چھپا رکھنے کی نہ پائے۔"
میں نے خاصا چڑ کر کہا تھا۔ ظاہر ہے پھر مجھے انیس الف سے لے کر یے تک تمام رام کہانی سنانی پڑی تھی۔ چندا ماما کا بس نہیں چل رہا تھا کہ میرا سر پھاڑ دیں۔
"یہ تم میری مدد کر رہی ہو یا دشمنی کی آڑ میں کب کب کی دشمنی نکال رہی ہو۔ بڑوں سے دوست اسے ہی کہا جاتا ہے۔ بجائے میرا کچھ اچھا امپریشن ڈالنے کے اس کے بہانے مجھے نفسیاتی مریض اور پاگل قرار دے کے اس کے بہانے مجھے نفسیاتی مریض اور پاگل قرار دے [illegible]
"نیکی برباد گناہ لازم۔ یہ تو وہی بات ہو گئی۔ اگر ایسا نہیں ہے تو اس کے اوپر اپنے احسان کا بوجھ اتارنے [illegible]

UrduPhoto.com
UrduPhoto.com
UrduPhoto.com

ہے ہوتی کے باوجود بھی وہ یہاں آنے پر راضی ہوئی اگر میں اسے آپ کے نفسیاتی علاج کی ضرورت نہیں دیتی اور نفسیاتی بیماری تو اصل میں اپنے آپ کو لوگوں کو ہوتی ہے۔ ایسے لوگ پاگل تو نہیں کہلاتے۔ میں نے تو یہ سوچا تھا اس طرح وہ روزانہ یہاں آ کر کے گی اور آپ لوگوں کو کچھ سمجھنے کا موقع ملے گا۔ میں نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا تو وہ بری طرح گھبرا کر بولے۔
"اچھا اب رونے دھونے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ میں نے سوچا اور میں نے سمجھا۔ اگر تمہارے سوچنے اور تمہارے سمجھنے پر ہم لوگ چلنے لگے تو ہو گیا کام۔"
وہ پیر پٹختے ہوئے کچن سے چلے گئے تھے۔ چندا ماما کی ناراضی میرے لیے سوہان روح تھی۔ بے اختیار میں وہیں کچن میں بیٹھ کر رونے لگی تھی۔
"رات کے کھانے کے لیے کیا پکا ہے؟" چندا ماما کی توازن پر میں نے روتے روتے سر اٹھایا تھا، وہ ٹیبل کا دامن اٹھا کر اس میں جھانک رہے تھے۔
"مرغ چھولے۔" میں نے دوپٹے سے ناک صاف کرتے ہوئے کہا تھا۔ رو رو کر برا حال ہو گیا تھا اور چندا ماما نہیں مجھ پر بالکل رحم نہیں آ رہا تھا۔
"چلو پھر جلدی سے کھانا لگاؤ۔" وہ میرے رونے کو خاطر میں لائے بغیر اپنے معمول کے انداز میں گفتگو کر رہے تھے۔
"چندا ماما! آپ کتنے برے ہیں۔ میں رو رہی ہوں اور آپ بجائے مجھے چپ کرانے کے کھانے کے غم میں مبتلا ہیں۔" میں نے روتے ہوئے شکوہ کیا تو وہ قہقہہ لگا کر ہنس پڑے تھے۔
"کیا شان ہے ملکہ عالیہ آپ کی۔ چٹ بھی میری پٹ بھی میری۔ واہ واہ سبحان اللہ۔ ہائی داد دے ہم دونوں میں سے ناراض کون تھا اور منانا کس کو تھا۔"
وہ میری آنکھوں میں دیکھتے ہوئے مسکرائے تھے۔ میں ایک پل کو تھوڑا سا شرمندہ ہوئی لیکن پھر فوراً ڈھٹائی کا مظاہرہ کرتے ہوئے بولی۔

"ہاں بھئی مجھے ناراض کیا ہے اور اب آپ ہی منا بھی لیں۔"
وہ بھی سمجھ گئے تھے کہ انداز میں ہنس پڑے تھے۔ پھر کھانے کے بعد وہ مجھے باہر لے آئے تھے۔ ہم لوگوں کا معمول تھا کہ کھانے کے بعد ایک گھنٹہ واک کرتے تھے۔ اس وقت بھی کرم ہی کھائی۔ چندا ماما کو میں نے یقین دلایا تھا کہ بری وہ سے ان کا نام ہٹانے کا نہیں بلکہ سنورے

♥ ♡ ♡ ♥

صبح میں اپنے اتنے دنوں کے معمول کے تحت گھر سے واک کے لیے نکلی تھی۔ اب تو یہ ہونے لگا تھا کہ میرے نکل کر ان کے گھر کے گیٹ بیل کیا کرتی تھی یا پھر میں کبھی کبھی وہ خود ہی گیٹ پر میرے منتظر ہوتے تھے۔ آج مجھی وہ اپنے گیٹ پر میرا انتظار کر رہے تھے۔ روزانہ ان کی ایک گھنٹہ تک سن کر میرے اوپر کیا گزرتی تھی۔ یہ میرا دل جانتا ہے۔ ان کی باتیں سننے کے لیے بہت سارا صبر، برداشت اور ہمت درکار تھی۔ پتا نہیں آنٹی اور گل رخ ان کو کیسے برداشت کرتی تھیں۔ مجھے تو صرف اور صرف چندا ماما کی محبت یہ کڑوا گھونٹ پینے پر مجبور کرتی تھی۔ ان کے گیٹ تک پہنچی تو اپنے پیچھے پیچھے آتے چندا ماما کو دیکھ کر میرے اوسان خطا ہو گئے۔
"اللہ خیر اب کیا ہو گا۔" اب جبکہ وہ آ چکے تھے میں انکل کے سامنے انہیں کچھ کہہ بھی نہیں سکتی تھی۔
"چندا ماما نا! کام خراب کریں گے۔ کتنی محنت سے ہم حالات ٹھیک کرنے کی کوشش کر رہی ہوں اور یہ میری محنت خاک میں ملانے چلے آئے۔ پتا بھی ہے ان سے کتنا چڑتے ہیں۔"
میں چندا ماما کی اس بے تکی حرکت پر جتنا بھی افسوس کرتی کم تھا۔ وہ چندا ماما کے سلام کا خشک سے انداز میں جواب دے کر میرے ساتھ باتیں کرنے لگے۔ چندا ماما کو برداشت بھی وہ صرف میری وجہ سے کر رہے تھے ورنہ اتنے خطرناک بندے سے کسی بھی قسم کی مروت کی کوئی توقع رکھنا حماقت ہے۔ چندا ماما اپنے نظر انداز کیے جانے پر کسی بھی قسم کے ردعمل کا مظاہرہ کرنے کے بجائے آتے سکون سے واک کر رہے تھے کہ مجھے ان کے اطمینان پر شک آنے لگا۔
"آج کل بزنس ٹرپ پر بیٹے کو دیکھ کر سلطنت سوس میں چلا گیا ہے۔ ایک وقت تھا صرف اپنے گھر والوں کے آئین اور قاتل ٹوک سی سلطنت سوس میں آیا کرتے تھے۔ وہ چار کتابیں پڑھ کر خود کو بہت قابل سمجھتے ہیں۔ درحقیقت قابلیت کیا ہے صفر۔"
انہوں نے بڑے رعونت بھرے لہجے میں کہا تھا۔ مجھے ان کی بات اور لہجہ دونوں ہی بہت برے لگے تھے۔ سمجھتے کیا ہیں بڑے میاں خود کو۔ ارے میرے چندا ماما جیسا جینئس ڈھونڈ لائے تو کبھی ڈھونڈیں تو نہیں ملے گا۔ مگر چندا ماما بڑے پرسکون تھے۔ پھر وہ چندا ماما اپنی قابلیت کا رعب ڈالنے کے لیے مجھ سے ٹیگور اور غالب کی شاعری پر بات کرنے لگے۔ باتیں تو وہ روزانہ ہی اسی قسم کی کیا کرتے تھے مگر آج اس میں ضرورت سے زیادہ گہرائی اور فلسفیانہ رنگ چندا ماما کو متاثر کرنے کے لیے شامل کیا گیا تھا۔
ادب کے معاملے میں میں خاصی بے ادب ہوں۔ انٹر میں بڑی مصیبتوں سے اردو لٹریچر اور انگلش لٹریچر ہضم کیا تھا۔ شعروں کی تشریح کرنی تو مجھے دنیا کا سب سے مشکل کام لگتی تھی اور اردو کے پیپر میں میں شعروں کی تشریح کچھ اس طرح کیا کرتی تھی کہ اگر شعر ہے

اے جوئے آب بڑھ کہ ہو دریائے تند و تیز
ساحل تجھے عطا ہو تو ساحل نہ کر قبول

تشریح یوں ہوتی تھی اس شعر میں حضرت علامہ اقبال فرماتے ہیں کہ اے جوئے آب آگے بڑھ جا چاہے دریا تند و تیز ہو اور اگر ساحل بھی تمہیں عطا کیا جائے تو اسے ہرگز قبول نہ کرنا۔ ملاحظہ کی آپ نے میری کی ہوئی تشریح۔ ہمیشہ لڑکی ہی میری پسند

تھی کہ مجھے
کرانے کا باعث بنا تھا۔ یہی بات تو یہ تھی کہ مجھے [illegible] بے مطلب نہ تھا [illegible] آپ یہ سن کر کہتے ہیں [illegible] ساحل کی کوئی [illegible] کی طرف [illegible] کیا۔

[illegible] کے حدے سے [illegible] صبح [illegible] ماحول سا تھا [illegible] ہو گئی تھی۔ مگر میری حیرت کی انتہا نہ رہی [illegible] چندا ماما کے ساتھ [illegible] بات کرنے [illegible] میں ہی [illegible] چندا ماما کو بھی لٹریچر میں بھی [illegible] نہیں رہی تھی۔ مگر اس وقت تو ان کی [illegible] بدل گئی کیفیت میں [illegible] گئی۔

انکل کو انہوں نے [illegible] کر دیا تھا اور اب مسلسل [illegible] کے بارے میں [illegible] شیکسپیئر کے ساتھ [illegible] اقبال کے فلسفۂ حیات پر [illegible]

"آپ اقبال اور گوئٹے میں سے بڑا شاعر کسے تسلیم کرتے ہیں؟"

[illegible] انہوں نے انکل سے سوال کیا تھا پھر ان کے جواب میں کچھ کہنے سے قبل خود ہی دوبارہ شروع ہو گئے۔ اقبال اور گوئٹے کے بارے میں اپنی تفصیلی رائے کا اظہار کرنے کے بعد وہ غالب، اقبال اور [illegible] کے افکار کا آپس میں موازنہ کرنے لگے تھے۔ میرا تو [illegible] ہونے لگا تھا۔ انکل کی [illegible] مجھے بے حد خوشی فراہم کر رہی تھی۔ مجھے کیا پتا تھا یہ میرے چندا ماما کو [illegible] پڑھا تھا۔ فردوسی، حافظ، رومی اور سعدی میں سے تو ان میں سے بہت سے نام [illegible] پہلے سنے بھی نہیں تھے اور چندا ماما فارسی کے اشعار بھی اسی طرح سنا رہے تھے [illegible]

[illegible] علامہ اقبال کی [illegible] اور [illegible] اسی وقت [illegible]

کے ساتھ ساتھ مجھے بھی [illegible] میں [illegible] تھے۔

میرا تو ان کی [illegible] لسانیات [illegible] کا ذکر کرتے ہوئے [illegible] لکھنؤ کا [illegible] جائزہ پیش کرنے کے بعد اب [illegible] کر کتوں کی تاریخ کی طرف آ گئے تھے [illegible] نے تاریخ کے مشہور کتوں کا ذکر بڑی روانی [illegible] اور اصحابِ کہف کے کتے سے لے کر [illegible] لوگوں کے کتوں کا ذکر کرتے کرتے وہ [illegible] آ کر چپ ہوئے تھے۔

ایک [illegible] دوسرے [illegible] کو کس طرح چاروں شانے چت کرتا ہے یہ نظارہ بھی آج میں نے دیکھ ہی لیا تھا۔ وہ اپنے سامنے کسی دوسرے کو [illegible] اور ذہین ماننے کو تیار ہی نہیں تھے عجیب [illegible] نظروں سے چندا ماما کی طرف دیکھ رہے تھے۔ چندا ماما اپنی بات کے بعد یہ جملہ ضرور کہہ رہے تھے

"انکل! آپ کو تو سب پتا ہی ہو گا [illegible] آپ اتنے جینئس اور انٹیلیجنٹ جو ہیں۔"

وہ بدقت تمام گردن ہلا پاتے تھے۔ چلو [illegible] ملا۔ میرا دل ان کی [illegible] پر بڑا خوش تھا۔ میں چندا ماما کی اس کارکردگی پر جتنا بھی خوش ہوتی کم تھا وہ تو چندا ماما کو ایک لاابالی اور غیر ذمہ دار نوجوان سمجھتے تھے اب یقیناً وہ اپنی رائے پر نظرثانی ضرور کریں گے۔ گھر پہنچ کر میرے استفسار کے جواب میں وہ قہقہہ لگاتے ہوئے بولے تھے

"ایک ہفتے سے اسی مہم پر لگا ہوا ہوں۔ لٹریچر میں انٹرسٹ نہیں تو کیا ہوا۔ جس طرح اسٹوڈنٹ لائف میں بہت سے سبجیکٹ ناپسند ہونے کے باوجود پڑھ لیا کرتے تھے کیا اب اپنی دلچسپی کے بغیر کچھ پڑھ نہیں سکتے جبکہ یہ تو معاملہ بھی زندگی اور موت کا ہے۔"

مجھ سے ان کے بارے میں سن سن کر چندا ماما نے پہلے ہی اندازہ لگا لیا تھا کہ انہیں لٹریچر میں بہت زیادہ دلچسپی ہے اور اس کے بعد ان کا دوسرا پسندیدہ ترین

[illegible] واقعی میرے [illegible] آپ کو [illegible] ابھی سے [illegible] ہوئے دیکھ رہی ہوں۔ [illegible] کریں گے [illegible] انہوں نے لکھنوی انداز میں [illegible] آپ کی ذرہ نوازی [illegible] آنکھوں سے [illegible]

[illegible] لگاتے ہی پھر جنید جمشید کی ریسیور کان سے لگاتے ہی [illegible] خوبصورت آواز [illegible] فون کرنے والا میرے [illegible] جنید جمشید کا کوئی [illegible] جنید جمشید کی بہت بڑی فین ہوں۔ اس کے [illegible] تو میرے [illegible] تھے مگر پھر بھی اس طرح فون کرنے والا [illegible] اور سارے زمانے کے تھے [illegible] اپنی طرح بے کار سمجھا ہوا ہے۔ میں [illegible] کر رہا تھا۔

بھائی صاحب آپ کو میری پسند کا اتنا ہی خیال ہے تو کیا کیوں نہیں کرتے کہ مجھے بذریعہ [illegible] جنید جمشید کی تمام آڈیو کیسٹس اور تمام سی ڈیز [illegible] اس طرح آپ روز روز کی زحمت سے بھی [illegible] گے اور میں بھی جب چاہوں گی اپنی پسند کا [illegible]

[illegible] لہجے میں اپنی بات مکمل کر کے ریسیور [illegible] تھا۔

میں اس [illegible] اگلے روز جنید جمشید کی تمام آڈیو کیسٹس اور سی ڈیز [illegible] پارسل [illegible]

"چندا ماما کا مسئلہ حل ہو اور میں یہاں سے فوراً بھاگ جاؤں۔" میں [illegible] بہرحال یہ ضرور ہوا تھا کہ اس پارسل کے بعد سے کوئی فون نہیں آیا تھا [illegible] چندا ماما اور [illegible]

اس روز بھی [illegible] لاؤنج میں بیٹھی چندا ماما [illegible]

عمران ڈائجسٹ کا ایک حیرت انگیز سلسلہ
ائیر ہوسٹس
اب دو حصوں میں شائع ہو گئی ہے
مکتبہ عمران ڈائجسٹ ۳۲ اردو بازار کراچی

UrduPhoto.com

زندگی کی مختلف خوبصورتیوں کا احساس دلا رہی تھی۔ انہیں یہ سمجھانے کی کوشش کر رہی تھی کہ یہ دنیا بڑی ہی خوبصورت جگہ ہے اور ہماری زندگی بے حد قیمتی ہے۔ ہمیں اسے اچھے طریقے سے ہنستے مسکراتے گزارنا چاہیے۔

بے چارے چندا ماما کے چہرے پر بڑے ہی قابل رحم تاثرات درج تھے۔ باہر اتنا اچھا موسم ہو رہا تھا۔ رم جھم برستے اس موسم میں تو اچھے خاصے خشک مزاج بندے کا بھی تھوڑا بہت رومینٹک ہونے کا دل چاہنے لگتا ہے اور چندا ماما تو تھے ہی عاشق مزاج کے دل پر کیا گزر رہی ہوگی۔ وہ احمق ان کے چہرے پر پھیلے رنگوں کو دیکھ ہی نہیں رہی تھی۔ اپنی باتوں کی دھن میں اسے ان کی نظروں کی وارفتگی کا بھی احساس نہیں ہو رہا تھا۔

میں کچن میں پائن ایپل شیک بناتے ہوئے اس پچویشن سے لطف اندوز ہو رہی تھی۔ مجھے ماما کی حالت زار اور گل کی بے نیازی دیکھ کر بے اختیار فرسٹ ایئر کی اردو میں پڑھا ایک شعر یاد آیا تھا اور یہ واحد شعر تھا جس کا مطلب بھی میری سمجھ میں آیا تھا۔ شعر یاد آنے کی دیر تھی میرے لب کسی شرارت کا سوچ کر مسکرانے لگے تھے۔ ٹرے میں تینوں گلاس رکھ کر لاؤنج میں لاتے ہوئے میں با آواز بلند گنگنائی تھی۔

پتا پتا بوٹا بوٹا حال ہمارا جانے ہے
جانے نہ جانے "گل" ہی نہ جانے باغ تو سارا جانے ہے

گل رخ نے تو میری گنگناہٹ کا کچھ خاص نوٹس نہیں لیا تھا جبکہ چندا ماما نے مجھے گھور کر دیکھا تھا۔ میں ٹرے سینٹر ٹیبل پر رکھتے ہوئے دوبارہ گنگنائی تھی۔

"جانے نہ جانے گل ہی نہ جانے باغ تو سارا جانے ہے" میں نے "گل" پر خاص طور پر کافی زور دیا تھا۔

اس بار گل رخ نے میری طرف دیکھا تھا جبکہ چندا ماما نے دانت پیستے ہوئے میری طرف غصے سے دیکھا تھا۔ گل رخ کے

UrduPhoto.com

جانے کے بعد چندا ماما نے میرے اوپر گرجنا شروع کر دیا میں لاپروائی سے ہنستی رہی تھی۔

"حد ہے بے ہودگی کی۔" وہ جل کر بولے تھے۔

"اساتذہ کا کلام آپ کو بے ہودگی نظر آرہی ہے کچھ پتا ہے اردو ادب کی شان ہے یہ شعر۔ پتا کو روتا بوٹا کی کتنی خوبصورت تکرار ہے۔ کتنا درد ہے اس شعر میں کتنی روانی ہے۔" میں نے اپنے نوٹس میں جو کچھ رٹا تھا وہ بولنا شروع کیا تو چندا ماما نے اپنی بے ساختہ مسکراہٹ چھپاتے ہوئے میرے سر پر اپنا سخت چپت رسید کی تھی جو میں نے بڑی خندہ پیشانی سے وصول کی تھی۔

♥ ♡ ♡ ♥

سب کچھ بالکل ٹھیک ٹھاک اور میری پلاننگ کے عین مطابق جا رہا تھا کہ نانی کی اچانک آمد نے مجھے اور چندا ماما دونوں ہی کو بوکھلا دیا۔ اپنی آمد کی پیشگی اطلاع دیے بغیر وہ اچانک آکر ہمیں پریشان کر گئی تھیں۔ نانی کے آنے سے سارا بنا بنایا کھیل بگڑنے کا خدشہ تھا۔ اگر گل رخ کو یہ پتا چل گیا کہ میں نے اس سے جھوٹ بولا تھا تو وہ تو بری طرح ناراض ہو جائے گی۔ میں نے سوچا تھا کہ چندا ماما کا علاج کرتے کرتے جب وہ خود "مریض" بن جائے گی پھر اسے ساری بات صاف صاف بتا دوں گی مگر یہاں تو سب کچھ چوپٹ ہوتا نظر آرہا تھا۔

ابھی میں سوچ ہی رہی تھی گل رخ کو کوئی بہانا بنا کر آج آنے سے منع کر دوں کہ وہ چلی آئی۔ لاؤنج میں چندا ماما اور نانی بیٹھے ہوئے تھے۔ وہ بے تکلفی سے گھس کر اندر آگئی تھی۔ نانی نے گلاسز ناک کے اوپر سیٹ کرتے ہوئے اس کا سر سے لے کر پاؤں تک جائزہ لیا تھا۔ گل رخ بھی نانی کی طرف ہی دیکھ رہی تھی۔

"نانی! یہ گل رخ ہے میری اس سے بہت اچھی دوستی ہو گئی ہے اور گل! یہ میری نانی ہیں۔" میں نے تھوک نگلتے ہوئے بمشکل تعارف کروایا تھا۔

"ظالم" اور "سوتیلی" نانی سے تعارف حاصل

UrduPhoto.com

کرنے کی سزا سے بچ گئے تھے۔

چندا ماما نے میری طرف جتانے والے انداز سے دیکھا تھا۔ یہ سب ان کی حرکتوں کا نتیجہ تھا۔ وہ آنکھوں ہی آنکھوں میں مجھے قائل کر رہے تھے۔

میں نے بھی نظر انداز کر کے میرے برابر میں بیٹھ کر باتیں کرنے لگی تھی اور میرے دل کی دھڑکن تیز ہو رہی تھی۔ گل رخ حماقت کی حد تک سادہ تھی۔ کہیں ایسا نہ ہو وہ نانی کو ایسا ویسا کچھ بول دے۔ میرے منہ سے ان کے ظلم کے قصے سن سن کر وہ نانی سے ہمدردی جتانے لگی تھی۔ چندا ماما گاڑی کی چابیاں اٹھا کر بولے۔

"میں صالحہ کی طرف جا رہا ہوں۔" "خالہ" وہ ہمیں اس حالت میں دیکھنے سے بچنے کی خاطر ہی جلد از جلد فرار ہو رہے تھے۔

"زاہدہ ویٹ لگا دینا۔ ہم کھانے پر انتظار ہی کرتے رہ جائیں۔ میں تمہارے لیے اپنے ہاتھوں سے چاپلوں کی بریانی بنا رہی ہوں۔ باہر کچھ الٹا سیدھا کھانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔"

نانی کے انداز میں ممتا بھرا تحکم موجود تھا اور گل رخ سوتیلی ماں کے التفات پر کچھ متعجب سی بیٹھی ہوئی تھی۔ چندا ماما سر ہلاتے ہوئے چلے گئے تھے۔

"چندا ماما! پتا ہے۔ گل رخ بھی کھانا بہت اچھا پکاتی ہے۔"

میں نے ان دونوں کے درمیان خوشگوار فضا پیدا کرنے کی کوشش کی۔ نانی "ہوں" کر کے خاموش ہو گئی تھیں۔ یا اللہ رحم! یہ ساس بہو میں تو پہلے ہی سے عداوت کشیدگی پیدا ہو رہی ہے۔ میں نے دل کر

کھوں ہی کھوں میں اتمہارے باوا کیا کرتے ہیں۔" جب نانی کی کوئی اہم بات سمجھ میں آتا تھا تو وہ اسے بلی اور میاں کر کے مخاطب کیا کرتی تھیں اور گل رخ کی کینہ توز نظریں تو کچا خت پیش دلا رہی تھیں۔

گل رخ نے بھی چبا چبا کے انداز میں اپنے باوا سے

میں نے اچھا خاصا پاکستانی چینل جس پر "تب" لگا ہوا تھا چینج کر کے ایرانی وی لگا دیا۔ پتا تھا اس پر آتی بے حیائی دیکھ کر وہ میرے اوپر چڑھ دوڑیں گی اور گل رخ سے ان کا محاذ خود بخود ہٹ جائے گا۔

"یہ کیا لگایا ہے عرشی؟ کچھ شرم ہے آنکھوں میں کہ نہیں۔ حد ہے بے شرمی کی۔" وہ غضب ناک ہوئی تھیں۔

"نانی آپ کو تو وہی اپنے زمانے کی فلمیں اور گانے اچھے لگتے ہیں۔ جن میں ہیرو شیروانی پہن کر سر پر جناح کیپ اور آنکھوں میں گوگلز سجائے لگاتے ہیروئن سے کم سے کم بھی دو فٹ کے فاصلے پر کھڑا ہوتا ہے اور ہیروئن فرشی غرارہ پہنے "گومنا نجانے کیا ہو گیا" یا اسی قسم کا کوئی اور گانا غرارے کو پکڑ پکڑ کر گا رہی ہوتی ہے۔ اس لیے بھی سارا غرارے کی مدد سے ہوتا ہے۔"

گل رخ میری باتوں پر سر جھکا کر ہنسی روکنے کی کوشش کرنے لگی تھی جبکہ نانی گل رخ کے لحاظ میں چپ تو ہو گئی تھیں مگر ان کی آنکھوں میں غصہ اور ناگواری صاف دکھائی دے رہی تھی۔ میرا مقصد پورا ہو گیا تھا۔ گل رخ سے ہٹ کر اب وہ میرے بارے میں سوچنے لگی تھیں۔

"اس لڑکی کا کیا ہوگا۔ پتا نہیں یونیورسٹی جا کر یہ کیا گل کھلائے گی۔"

میں ان کی آنکھوں میں اپنے لیے تفکر دیکھ کر مطمئن ہو گئی تھی۔ گل رخ مزید دس پندرہ منٹ بیٹھ کر چلی گئی تھی۔ رات تک تو انہیں گل رخ کا بالکل بھی خیال نہیں آیا تھا پہلے وہ میرے غم میں اور اس کے بعد چاپلوں کی بریانی کے غم میں مبتلا رہی تھیں۔

رات میں سونے کے لیے میں نانی کے برابر میں آکر دھم سے لیٹی تو انہوں نے گھور کر مجھے دیکھا تھا۔

"اور اتنے کمرے خالی ہیں۔ کہیں اور سو جا کر۔" وہ ناپسندیدگی سے میری طرف دیکھ کر بولی تھیں۔

"نانی! آپ تو سچ مچ میری سوتیلی نانی لگ رہی ہیں۔" میں لاڈ سے ان کے ہاتھ پر سر رکھ کر لیٹتے

ہوئے بولی تھی۔
"کیا مطلب؟" انہوں نے مجھے گھورا تھا۔ میں نے ان کا سوال نظر انداز کر کے اپنی بات شروع کی۔
"جیلی آپ کو گل رخ کیسی لگی؟"
"ٹھیک ہے۔" انہوں نے سرسری سا جواب دیا تھا۔
"جیلی! صرف ٹھیک نہیں بہت اچھی ہے۔ ایسی بہوویں کی تو تمنا میں تڑپا کرتی ہیں۔ وہ اتنی سیدھی اور بے ضرر ہے کہ حد نہیں۔ آپ جیسے چاہیں اس کے ساتھ سلوک کیجیے گا وہ اف تک نہیں کرے گی۔"
میں نے اس کی خوبیوں کا سلسلہ شروع کیا تو جیلی میرے سر کے نیچے سے اپنا ہاتھ نکالتے ہوئے بولیں۔
"کس نے بھیجا ہے تمہیں حسن نے؟" ان کے انداز میں پولیس انکوائری والا تفتیشی عنصر غالب تھا۔
"جیلی پلیز! اب آپ روایتی ساسوں کی طرح اس بات کو اپنی انا کا مسئلہ مت بنا لیجیے گا کہ میرے بیٹے کو پھانس لیا' اس پر ڈورے ڈالے وغیرہ وغیرہ۔ ذرا سوچیں آپ کو بھی تو نانا جان نے پسند کر کے ہی شادی کی تھی۔ اگر اس روز آپ کا دوپٹہ مہندی کے تھال میں لگی موم بتی پر نہ گرتا اور نانا جان فوراً" آگے بڑھ کر آگ نہ بجھاتے تو آج آپ کے بجائے پروین خاتون ہماری نانی ہوتیں جن سے نانا جان کی نسبت طے تھی مگر وہ آپ کے آنچل کی آگ بجھاتے بجھاتے اپنے دل میں آپ کے پیار کی آگ جلا چکے تھے۔"
میری تقریر جاری تھی کہ نانی کا دوردار ہاتھ گھٹنے پر پڑا تھا۔ میں تکلیف سے بلبلا کر رہ گئی تھی۔
"بے ہودہ' بدتمیز۔" وہ سخت غصے میں مجھے گھور رہی تھیں۔
نانی کا چہرہ ایک دم سرخ پڑ گیا تھا۔ اس طرح شرماتی ہوئی نانی کتنی پیاری لگ رہی تھیں۔ میں ہنس پڑی تھی۔ نانی اور نانا جان کی عشقیہ داستان جو میں اس مختصر سے وقت میں دہرا چکی تھی' نانی ہمیشہ ہی مزہ لیا کرتی تھیں۔ نانی ہمیشہ ہی اس بات پر سرخ پڑ جایا کرتی تھیں۔

"ذرا سوچیں۔ آپ کی ساس نے بھی تو یہ رشتہ ثبوت دیا تھا اور بیٹے کی پسند کو دل و جان سے قبول کیا تھا۔ آپ کیا اس بات کو لے کر اسے ریجیکٹ کر دیں گی۔"
میرا تیر ٹھیک نشانے پر لگا تھا۔ اپنی مرحومہ ساس سے تو نانی کو ایسی ویسی نہیں ٹھیک ٹھاک پرخاش تھی اور آج بھی کسی معاملے میں اگر ان کا اپنی ساس سے موازنہ کیا جاتا تو وہ طیش میں آجاتی تھیں۔
اگلے روز میں نانی کو لے کر گل رخ کے گھر گئی تھی۔ چند اماما کو اس بارے میں میں نے کچھ نہیں بتایا تھا وہ تو سمجھ رہے تھے کہ ان کی لوا شوری کا دور بخیر انجام ہو چکا۔ میں نانی کو جان کر صبح کے وقت لے کر گئی تھی پتا تھا۔ اس وقت گل رخ یونیورسٹی گئی ہوگی۔ اس کی ممی' نانی کو اچھی لگی تھیں۔ یہ تو ہم نانی نواسی طے کر کے گئے تھے کہ ابھی رشتے کی بات نہیں کرنی صرف نانی ان سے مل کر اور ان کے گھرانے کا جائزہ لے کر آجائیں گی۔
نانی کے تاثرات سے ہی اندازہ ہو رہا تھا کہ انہیں گل رخ کے گھر کا ماحول اور خاص طور پر اس کی ممی بہت پسند آئی ہیں۔ میری آمد کی اطلاع پا کر انکل بھی اسٹڈی سے نکل کر لاؤنج میں آکر بیٹھ گئے تھے۔ باتیں ان کی وہی تھیں۔ آج وہ گلیلیو' آئن اسٹائن اور نیوٹن کی ارواح کو ایصال ثواب پہنچانے کے موڈ میں تھے۔ گھر واپس آکر میں نے نانی سے ان کی رائے جاننی چاہی تو وہ کچھ سوچتے ہوئے بولیں۔
"باقی سب تو ٹھیک ہے۔ گھرانہ بھی معزز ہے' خاندانی لوگ ہیں' ماں بھی سلجھی ہوئی ہے۔ مگر وہ خبطی ــــ نانا یا۔ کیا پتا بیٹی بھی ایسی ہی پاگلوں والی باتیں کرتی ہو۔"
"نانی! آپ ہی تو کہا کرتی ہیں کہ "جیسی ماں ویسی بیٹی۔" شادی کے وقت لڑکی کو نہیں اس کی ماں کو دیکھنا چاہیے اور اس کی ممی تو آپ کو اچھی لگی ہیں پلیز نانی مان جائیں نا۔" میں نے لجاجت سے کہا تھا۔ چند اماما کا مقدمہ مجھے ہر صورت جیتنا تھا۔

"اچھا مجھے سوچنے دو۔ شادی بیاہ کا معاملہ ہے۔ کوئی گڈے گڑیا کا کھیل نہیں۔ حسن سے بات کروں گی۔ ہر تمہاری ماں اور خالاؤں سے فون پر مشورہ کروں گی اس کے بعد ہی فیصلہ ہوگا۔"
نانی نے دو ٹوک انداز میں کہا تھا۔

♥ ♡ ♡ ♥

ہوئے تم دوست جس کے
دشمن اس کا آسماں کیوں ہو

گل رخ نے فون پر بڑے تپے ہوئے انداز میں مجھ سے کہا تھا۔ نانی فون پر سب سے صلاح مشورے کے بعد باقاعدہ رشتہ لے کر جا چکی تھیں اور آنٹی انکل نے کچھ وقت مانگا تھا۔
"سوچ رہے ہیں یہ سوچنے کا وقت' میرے بیٹے کو کیسے انکار کر سکتا ہے۔"
نانی واپس آکر فخریہ انداز میں بولیں تو میں اور ماما ایک دوسرے کو دیکھ کر رہ گئے۔ اگر میں یہاں نہ آتی اور انکل سے راہ و رسم نہ بڑھاتی پھر دیکھتیں نانی ان کے بیٹے کو انکار کیسے ہوتا ہے۔ ان خرانٹ انکل سے تو کچھ بعید نہ تھا کہ وہ یہ جان کر کہ نانی اسی بے ہودہ لڑکی کی والدہ ہیں جس نے ان کے میکس کی جان لینی چاہی تھی۔ اسی وقت کھڑے کھڑے نانی کو اپنے گھر سے نکال دیتے۔
چند اماما بہرحال میری صلاحیتوں کے معترف تھے۔ اپنے اس تعریفی جملے "جس کی تمہاری جیسی بھانجی ہو اسے گھر کی کیا ضرورت ہے۔" نے میرا سیروں خون بڑھا دیا تھا۔
گل رخ ظاہر ہے آخر کار ساری بات سمجھ ہی گئی تھی اور رات میں فون کر کے اس نے اپنے دل کی بھڑاس نکالی تھی۔
"یہ تم کیا کیا کرتی میرا ماما تم پر دل و جان سے فدا ہیں اور تم ایک دم بے وقوف۔ میں کرتی تو کیا کرتی۔ تم دونوں کو ملوانے کے لیے یہ معصوم سا جھوٹ بولا تھا میں نے۔"
میں اس کے غصے کے جواب میں لجاجت سے بولی تھی۔
"پہلی ہی مرتبہ سب کچھ سچ سچ بتا دیتیں تو میں تمہیں کہاں ملتی۔ تمہیں جاتی اور میں گئی یا گئی ہوں تمہاری بیکاری میری سمجھ میں آئی ہی نہیں۔ وہ تو اس وقت تم مل ہی نہ جاتے کاورو کر رہی تھیں تو میں کہتی تھی۔ اس عمر میں یہ حال ہے عزیزہ! تم آگے جا کر تو اچھے اچھوں کے کان کاٹا کرو گی۔"
میں اپنے بارے میں اس کے "متعرفی الفاظ" پر ہنس دی تھی۔
"اچھا یہ بتاؤ۔ تمہیں میرے ماما اچھے لگتے ہیں؟" میں اپنے مطلب کی بات پر آگئی تھی۔
"تمہیں کیوں بتاؤں۔ ان سے کہو۔ کچھ خود بھی کر لیں۔ کیا ہر کام ہی بھائی سے کروائیں گے۔"
وہ کچھ شرماتے ہوئے بولی تھی اور میں اس کے "ان" سے ہی سمجھ گئی تھی "دونوں طرف ہے آگ برابر لگی ہوئی۔" فون رکھ کر میں نے چند اماما کو حرف بہ حرف ساری رپورٹنگ کر دی تو وہ پتا نہیں کیا سوچ کر مسکرا دیے تھے۔
اب چند اماما کے کمرے میں اقبال بانو' فریدہ خانم اور غلام علی کی جگہ علی حیدر کا "چاند سا مکھڑا آ رہا ہے من میں" اور منی بیگم کا "ہاتھ دو اس نے میرے ہاتھ" میں کثرت سے بجنے لگا تھا۔
شکر ہے چند اماما کا مسئلہ تو حل ہوا میں نے طمانیت سے سوچا تھا۔ نانی اور میں گل رخ کے گھر مٹھائی لے جا کر منہ میٹھا کروا کر آگئے تھے۔ باقاعدہ رسم اگلے ماہ پورے دھوم دھام سے ہونی تھی۔ میں نے تو حق دوستی اور "فرض بھائی" ادا کرتے ہوئے ان دونوں کی ملاقات کا اہتمام کروانا چاہا تھا مگر گل رخ کو شرمانے سے ہی فرصت نہیں تھی۔ اس کے لیے یہی بہت تھا کہ وہ "ان" سے فون پر بات کر لیا کرتی تھی۔ پتا نہیں یہ لڑکیاں شرما کیسے لیتی ہیں۔ میں تو اپنے "ان" سے کبھی بھی نہ شرماؤں' ہو سکتا ہے وہ مجھ سے شرمایا کریں۔ میں نے سوچا تھا۔

UrduPhoto.com
UrduPhoto.com
UrduPhoto.com

MEDIPAC کے استعمال کا مشورہ
باقی سب تو باتیں
صرف میڈی پیک
English
MEDIPAC
DCP Dental Care Product
جدید فارمولا
کو دانتوں اور مسوڑوں کی تکالیف کو دور کرتا ہے
کو دانتوں کو ٹھنڈا گرم لگنا، مسوڑوں کی سوجن اور

ممی کا کئی بار فون آچکا تھا کہ بہت دن ہو گئے ہیں واپس آجاؤ۔ میری کلاسز بھی شروع ہونے والی تھیں۔ بلی تو بات پکی کر کے فوراً ہی واپس چلی گئی تھیں۔ چندا ماما کا دل نہیں چاہ رہا تھا مجھے بھیجنے کو اور میں خود کون سا جانا چاہ رہی تھی۔ یہاں اتنا مزہ آرہا تھا مگر جانا تو تھا ہی۔ سو فی الحال تو میں نے ممی سے دو چار دن مزید رکنے کی مہلت لے لی تھی۔

کافی دن ہو گئے تھے۔ میں نے اپنی ای میل باکس چیک نہیں کی تھیں۔ فرحین، زارا اور اپنی تمام فرینڈز کے ساتھ ساتھ میں نے عدا اور بلال وغیرہ کو بھی E-Mails بھیجی تھیں۔ ان کا جواب آیا یا نہیں دیکھنے کے لیے میں کمپیوٹر کھول کر بیٹھ گئی۔ اپنے نام آئی ہوئی تمام E-Mails پر نظریں دوڑائیں تو زارا وغیرہ کی E-mails تو تھیں ہی لیکن ایک عجیب وغریب Message بھی تھا۔

"Attention Miss Nodia m"

میرا پورا نام بالکل غلط تھا۔ اس انوکھے پیغام پر میں نے باقی ساری ای میلز کو نظر انداز کر کے سب سے پہلے اسے ہی پڑھنے کا فیصلہ کیا۔

"Miss Nodian!"

"I am Missing you Raza Waqas"

(میں تمہاری کمی محسوس کر رہا ہوں رضا وقاص)

میں ای میل پڑھ کر کتنی ہی دیر گم صم بیٹھی رہی۔ رضا اور مجھے یاد کر رہا ہے۔ مجھے حیرت کے ساتھ ساتھ پتا نہیں کیوں خوشی بھی ہو رہی تھی۔ اچانک میری سمجھ میں وہ گمنام کالز بھی آگئیں اور آپ ہی آپ میرے ہونٹوں پر [illegible] بات بے اختیار ہو وہ مجھے پہلے ہی سے لگتا تھا اس میں یہ بات قبول نہیں کرتی تھی

[illegible] چندا ماما میرے برابر والی کرسی پر بیٹھتے ہوئے بولے تو میرے ہوش اڑ گئے

سارے چار سو کا نقصان کر دیا تھا اور سب کے سامنے مذاق الگ اڑایا تھا۔"

وہ انگلیوں پر اس کی ایک ایک برائی ہو میں سے انہیں بتائی تھی گنوا رہے تھے اور وہ ہو میں کہتی تھی کہ پتا نہیں لڑکیاں شرماتی کیوں ہیں ایک دم اپنا سب کچھ سنی بھلا کر سر جھکا گئی تھی۔ وہ میری حالت سے محظوظ ہو رہے تھے۔

"اچھا تو اس لیے ای ڈی جانے کا اتنا کریز اس وجہ سے تھا۔" وہ مجھے چھیڑ رہے تھے۔

"چندا ماما! آپ مجھے نروس کر رہے ہیں۔" میں ان کے کندھے پر سر رکھ کر ریل سی ہو کر بولی تھی۔

"کاش امی یہاں ہوتیں تو اپنی نواسی کو شرماتا دیکھ کر ان کا کئی لٹر خون بڑھ جاتا۔ جاتے وقت بھی مجھ سے کہہ رہی تھیں پتا نہیں اس لڑکی سے تو دھڑکا ہی لگا رہتا ہے۔ لڑکیوں والی کوئی بات ہی نہیں ہے۔" وہ امی کے لہجے کی نقل اتارتے ہوئے بولے تھے۔

"چلو اب تم کراچی کی تیاری پکڑو۔ پیچھے پیچھے میں بھی آرہا ہوں۔ میری بھانجی نے میرا اتنا ساتھ دیا ہے تو آخر میرا بھی فرض بنتا ہے اس کی مدد کروں۔" وہ میری چوٹی کھینچتے ہوئے بولے تھے۔

"میرا کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ اس لیے کہ نہ تو میرے سسر قطبی ہیں اور نہ ہی انہوں نے کوئی کتا پال رکھا ہے۔"

بے اختیار میرے منہ سے نکلا تھا اور چندا ماما کے بلند و بالا قہقہے نے مجھے غور کرنے پر مجبور کیا کہ میں نے کہا کیا ہے تو میں سر پر پاؤں رکھ کر وہاں سے بھاگی تھی۔ ان کے قہقہے نے میلوں تک میرا پیچھا کیا تھا۔

UrduPhoto.com